ین

ستی نہو

ہر تہ فاسق ایسے

مرد ہو۔ یعنی عورت اور

سے ہر حلال زادہ ہو ۵ مجتہد ہو اس معنے سے کہ مسائل

جنکے نکالنے مین ملکہ ترجیح رکہتا ہو جسکو مجتہد جامع الشرائط کہتے ہین

ایسے عالم کے کہے کے مطابق احکام خدا بجالانے کو تقلید کہتے ہین۔

## کلمہ

لاالٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ علیٌ ولی اللہ وصی رسول اللہ معنی کلمہ

لاالٰہ الا اللہ۔ یعنے دوسرا کوئی معبود نہین ہے مگر خدا معبود ہے

محمد رسول اللہ۔ یعنے ہمارے پیغمبر خاتم النبین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم خدا کے جانب سے ہمپر رسول ہین۔ علیٌ ولی اللہ۔ یعنے

حضرت علی علیہ السلام خدا کی جانب سے ہمارے حاکم اور اولی بالتصرف

ہین۔ وصی رسول اللہ۔ یعنے حضرت علی علیہ السلام وصی پیغمبر کے ہین

## بیان صفات ثبوتیہ کا

یعنے خدا کی صفتون کا بیان جو خدا کی ذات کے لائق ہین ہر انسان

پرواجب ہے کہ اول اپنے خدا کو پہچانے بعد اوسکے صفتون کو بہی جانے

اسلئے کہ جسمین یہ صفتیں نہ ہون وہ رب العالمین یعنے دونون جہان کا

...چیز

...ا کرتا ہے ۵ ...

...وجود ہوئی ... ۵

...ہے کا ۵ مرید ہے یعنی صاحب ارادہ ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے

...تی ہے یعنی بے اختیاری سے نہین ہوتی ہے

...والا ہے ہر چیز کے ظاہر و باطن کا بغیر اعضا کے

...اکرنے والا بات کا ہے جس چیز سے چاہے

چنانچہ درخت کو قدرت دی تھی کہ حضرت موسی علیہ السلام سے باتین
کرتا تھا ۵ صادق ہے یعنے کلام خدا کا راست اور سچا ہے ۔

## بیان صفات سلبیہ کا

یعنے خدا کی ذات کے قابل نہین ہین اون صفتونکا بیان وہ صفات
سلبیہ بھی آٹھ ہین ۔ اول یہ کہ وہ خداوند تعالے شریک اور مثل
اپنی ذات مین نہین رکھتا ۔ دوسرے مرکب اور جسم اور جوہر
و عرض سے نہین بنا ہی مانند آدمی کے جو پانی اور مٹی سے ترکیب
پایا ہے اور کسی چیز کی حاجت اپنی خلقت مین حق تعالے نہین رکھتا ہے
تیسرے متحیز نہین ہے یعنی ایک جگہہ اور ایک مقام مین نہین ہے
...دا اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہہ حاضر اور موجود ہے مخصوص

ےپر

ےسرے

رں لرتی سے حیب وت

رہں الی کے لئے یہ بات روا نہین ہے

پانچوین خدا محل حوادث نہین ہی جو احوال مختلف رکہتا ہووے کہ پہلے اور طرح تہا بعد اسکے اور طرح کا ہو گیا جیسا کہ جوان تہا بڈھا ہو گیا یا دتہا بہول گیا یا جاگتا تہا سو گیا اسکو حدوث کہتے مین جو ایک حال سے دوسرا حال ہو جاوے چہٹے مرئی نہین ہے یعنی خدا دیکہنے مین نہین آتا ہی نہ دنیا مین نہ عقبے مین ساتوین محتاج دوسرے کا ذات اور صفات مین نہین بے مثل خلاف کے آٹہوین صفات زائد اوسکے ذات پر نہین سب صفات عین ذات اوسکی ہین مثل اسکے کہ آدمی جب لکہنے لگا تب کاتب ہوا کتابت کا فن اوسکی ذات سے زائد ہی پس خدا ایسا نہین ہے —

## اصول دین

یعنے دین کی جڑین پانچ ہین۔ اول توحید یعنے خدا ایک ہی اوسکا کوئی شریک نہین ہی اور اوسکے باپ مان جورو بچا ہمسر نہین ہی دوسرے عدل یعنے خدا انصاف کرنے والا ہی اور ظالم نہین ہے جو جیسا کرے گا ویسا پاوے گا یعنے جو اوس کا حکم بجالاوے گا اوسکو جنت دیگا اور جو اوسکے حکم کے خلاف کرے گا وہ شخص عذاب کیا جائیگا جو مصیائب اور بلیات ہمپر وارد ہوتے ہین وہ بہی عین عدل جناب اقدس الہی ہے

ن

دل است

نبوت یعنی ہمارے پیغمبر

سوا لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو خدا نے بھیجے ہین اون سب کے سردار ہین اور یہ دین اسلام قیامت تک قایم رہیگا اور کوئی دوسرا پیغمبر نہ آئے گا - چوتھے

امامت یعنی جناب امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام اور حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام اور حضرت امام علی موسی رضا علیہ السلام اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان علیہ السلام یہ بارہ امام بارہ خلیفہ ہین تیرہوان کوئی امام وخلیفہ نہین ہے اور بارہوین امام حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان علیہ السلام خدا کے حکم سے غائب ہین جسوقت حکم خدا کا ہوگا اوسوقت ظہور کرینگے اللہم عجل فرجہم

**پانچوین** - معاد یعنے قیامت کا آنا برحق ہے - **قیامت** اوس روز کو کہتے ہین کہ جس روز ہم سب کو مرنیکے بعد خدا پہر زندہ کریگا اور حساب لیگا اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا یہ قرآن مجید سے ثابت ہے آفتاب سوا نیزے پر کہڑا رہیگا اور زمین مثل تانبے کے

مکلف
...ا حق ہے
...ر ...ور حساب روز قیامت
...ان ہے اور جنت و جہنم سب برحق ہین اور یہہ
سب ہونے والی ہین اس مین کسی طرح کا شک و شبہہ
نہین ہے۔

## بیان پیغمبر کے پہچان کا

جاننا چاہیے کہ نبیون کے باپ دادا مسلمان ہوتے آئے ہین اور اسیطرح ہمارے پیغمبر کے باپ دادا بہی حضرت آدم تک مسلمان تہی اور حضرت ابراہیم کے باپ تارخ تہے اور آذر بت تراش اونکا چچا تہا۔ اور نبیون نے بچپن سے آخر عمر تک کوئی گناہ کبیرہ اور صغیرہ جانکر یا بہول سے کبہی نہین ہوتا ہے اور نبی کبہی کوئی برا کسب مثل حجامی اور جلاہے کے نہین کرتے ہین۔ اور نبیون کے بدن مین کوئی عیب مثل کوڑہ اور داغ سفید اور جذام وغیرہ کے نہین ہوتا ہی۔ اور بہرے اور گونگے اور لنگڑے بہی نہین ہوتے ہین۔ اور نبیون کی بری ذات ہی نہین ہوتی ہے۔ اور جنکے پاس کتاب آئی ہے وہ رسول ہین۔ اور جنکے پاس کتاب نہین ہے فقط الہام یا خواب ہوتا ہی یا فرشتون کی آواز سنتے ہین وہ نبی ہین۔ اور جس پیغمبر کے دوسرے انبیا تابع ہون وہ نبی مرسل

لهذا کتاب ہذا

دوم۔ روزہ۔

ششم۔ جہاد۔ ہفتم۔

نہم۔ تولا۔ دہم۔ تبرّا۔

## فروع دین کے معنی

اول۔ نماز۔ یعنے ہر روز پانچ وقت کی نماز اور دوسرے گیارہ قسم کی نمازین جو تفصیل سے لکھی ہین وہ سب پڑہنا واجب ہے بالغ شرعی پر بیٹے کو پندرہ برس ہونے سے اور بیٹی کو نو برس پورے ہونے سے ــــ

## بیان نماز پڑہنے کی فائدون کا

نماز پڑہنے کے فائدون مین بہت سی کتابین لکھی ہوئی ہین جیساکہ حدیث مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نماز ستون دین ہے یعنے دین کا تھم ہے اور بہترین عبادت سے ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ کوئی بندہ خدا سی نزدیک نہین ہوتا بعد پہچاننے خدا کے ساتہ کسی چیز سے جو بہتر نماز نوافل سے ہو اور نماز سے نزدیکی خدا کی حاصل ہوتی ہے

سے
ر نماز
ن گئے اور جسکی نماز
رت ہو یا مرد جلد ادا کرے
ت پہے سر پر رہلے نہ مرجائے جو اول قضا ہوئی ہو اول
ادا کرے اور جو بعد قضا ہوئی ہو بعد ادا کرے ۔ اور فائدے نماز کے
پڑھنے کے بہت ہین اوس مین سے پینتالیس[45] فائدے یہ ہین کہ ۔ کتاب
جامع الاخبار ۔ مین وارد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز پنجگانہ خوشنودی خدا کی ہے اور
دوستی فرشتون کی اور طریقہ پیغمبرون کا اور نور معرفت کا اور دعا
اور اعمال قبول ہوتے ہین اور برکت ہوتی ہی رزق مین اور راحت
بدن مین اور ہتیار ہے دشمنو نپر ناگوار ہے شیطان پر اور نماز شفیع ہی
درمیان صاحب اور ملک الموت کے اور چراغ ہے قبر مین اور
فرش ہی دونون پہلو کے نیچے قبر مین جواب ہے نکیرین کا قبر مین اور
ہمنشین ہے خوشی اور مصیبتون مین اور ہمراہ چلنے والی ہی قبر مین اور
آراستگی دین کی پانچ وقت کی نماز ہے اور چراغ مومن کے دل کا
نماز ہے رکن مومن کا نماز ہے اور قیمت بہشت کی پانچون وقت
کی نماز ہے اور چھٹی مومن کی نجات کی آگ سے یعنی جہنم کا چھٹکارا
پانچ وقت کی نماز ہے اور نیکی دنیا اور آخرت کی نماز ہے اور نماز
سے جدا ہوتا ہی مومن کافر سے اور جدا ہوتا ہے مخلص منافق سے

ہیں
اور
کی اور
نماز سے فرشتے طلب
والونکی مغفرت چاہتے ہین اور
شیاطین پر اور کفارہ ہے تمام گناہون کا اور قلعہ ہے تمام مال کا اور نماز کے سبب سی گواہی قبول کیجاتی ہے اور نماز رونق و آبادی ہے سب مسجدون کی اور یہی نماز مہر ہے حوران بہشتی کا اور اسی نماز سے لگائے جاتے ہین درخت بہشت مین اور اسی نماز سے خدا نثار کرتا ہے رحمت کو اپنی نماز پڑہنے والون پر ۔

## بیان عذاب و عقاب نماز ترک کرنیکا

ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے ایک وقت عمداً نماز کو ترک کیا یہانتک کہ وقت گذر جائے وہ شخص عذاب کیا جائیگا کہ ایک حقب اور حقب اسی برس کا ہوگا اور ہر برس تین سو ستر دن کا ہوگا ۔

## نماز ترک کرنیوالون کے بیان مین

| | |
|---|---|
| نماز ایک جس شخص نے ترک کی | تو خون اوسنے اپنا کیا بے چھری |
| اگر دو نماز دن کا تارک ہوا | تو گویا کہ خون اک نبی کا کیا |

ں نے

ے ہوشیار

رون اوسکے حالات کا

ہوا میری طاعت سے بیزار تو | یہ تونے جو کی ترک میری نماز
بہت مین بہی بیزار ہون تجہسے اب | غضب کا ہوا اب سزاوار تو
مرے آسمان و زمین سے نکل | خدا اور اپنے لئے کر طلب
| کہین اور رہ جا کے اے بد عمل

پیغمبر نے نماز کے ضائع کرنے والے اور سبک کرنے والیکے حق مین فرمایا ہے - ابیات

یہ ارشاد کرتے ہین شاہ حجاز | سبک اور ضائع کرے جو نماز
نہین مجہسے اور میری امت سے وہ | بہت دور ہی حقکی رحمت سے و

دوسرا روزہ

یعنے رمضان کے مہینے مین یہ چاند سے وہ چاند تک روزہ رکہنا واجب ہے ہر بالغ شرعی پر —

تیسرا حج

اوس
قرض داری
تب جانا واجب --

## چوتھے زکواۃ

یعنے ایک برس تک صندوق مین چالیس روپیہ رکھے ہون تو اوسمین سے ایک روپیہ زکواۃ کا نکالنا واجب ہی یہ حق مستحق فقیرون کا ہی اور اسی حساب سے جتنا روپیہ ہو-

## پانچوین خمس

یعنے کمائی مین سے سب خرچ نکالکر جو باقی رہے اوسمین سے پانچوان حصہ خمس نکالنا واجب ہی اس زمانیمین خمس حق فقراء سادات ہی خود خمس نکالنی والا آدہا فقراء سادات کو دیسکتا ہے اور آدہا مجتہد کے ہاتہ دیوے کہ وہ فقراء سادات کو پہونچا وے -

## چہٹے جہاد

یعنے کفار سے راہِ خدا مین جنگ کرنا امام کے حکم سے -

## ساتوین امر بالمعروف

یعنی جو خدانی حکم کیا ہی اگر کوئی برادر مومن نہین کرتا ہو تو اوسکو کرنیکے لئے حکم کرے -

پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور اونکی

ال طاہرین علیہم السلام نے حکم فرمایا ہوا وسپر عمل کرنا اور اون کی
اتباع کرنا اور اللہ جل شانہ سے محبت اور اوسکے دوستونسے محبت اور
انبیا علیہم الصلواۃ والسلام سے محبت اور اون کے دوستونسے محبت اور
جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور اون کے دوستونسے
محبت اور جناب فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا سے محبت اور اون کے
دوستون سے محبت اور بارہ امام علیہم الصلواۃ والسلام سے محبت
اور اون کے دوستونسے محبت اور ان سب حضرات کے دوستون کے
دوستونسے بہی محبت روز ازل سے ابتک اور آیندہ روز قیامت تک رکھنا

## دسوین تبرا

یعنے جن چیزون سے اجتناب کرنیکے لئے محمد وآل محمد علیہم السلام نے
حکم فرمایا ہو اوس سے اجتناب کرے اور اللہ جل شانہ کے دشمنون سے
نفرت اور انبیا علیہم الصلواۃ والسلام کے دشمنونسے نفرت اور
جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون سے نفرت اور
جناب فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا کے دشمنون سے نفرت اور بارہ امام

اب پاخانہ کے دس ہیں

اور اپنی خریدی ہوئی لونڈی غیر شرکت اور غیر آزاد اور غیر شوہر دار کے اور بے سمجھ بچے کے دوسرے۔ نہ بیٹھنا قبلہ کیطرف منھہ کرکے تیسرے۔ نہ بیٹھنا قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے چوتھے۔ نہ بیٹھنا مکان محترم مثل مسجد وغیرہ مین پانچوین نہ بیٹھنا ملک غیر مین بغیر حکم مالک کے چھٹے دہونا مخرج بول یعنے پیشاب کی جگھہ کا پاک پانی سے ایک دفعہ اگرچہ تین دفعہ دہونا افضل ہے اور اگر پیشاب پھیلا ہو تو دو دفعہ دہونا واجب ہے اور جو لڑکا دو برس سے کم ہو اور اکثر دودہ پیتا ہو تو اوسکا پیشاب پانی ڈالنے سے جو پیشاب کو احاطہ کرے پاک ہوجاتا ہے اور پاخانہ کی جگھہ کو اتنا دہووے کہ نجاست نکلجائے ساتوین۔ پاک نہ کرنا پاخانہ کی جگھہ کا سرگین سے یعنے گوبر سے آٹھوین۔ پاک نہ کرنا اون چیزونسے کہ جو صاحب حرمت ہون مثل نان اور احتیاطاً مثل آب زمزم وغیرہ کے اور اسیطرح غیر کے مال سے بغیر حکم کے نوین۔ پاک نہ کرنا پاخانہ کی جگھہ کو ہڈی سے دسوین۔ پاک نہ کرنا مخرج غائیط کا یعنے پاخانہ کی جگھہ کا اوس

استبرا کا طریقہ یہ ہی کہ بعد موقوف
ہوے سرر سے پاگخانہ کی جگہہ سے پیشاب کی جگہہ کی جڑ تک بیچ کی
اونگلی سے تین دفعہ کہینچے بعد اوسکے کلمہ کی اونگلے نیچے اور انگوٹہے کو
اوپر پیشاب کی جگہہ کے رکہکر قوت سے تین دفعہ اوسکے سر تک کہینچے
بعد اوسکے پیشاب کی جگہہ کے سر کو تین دفعہ نچوڑے اور فائدہ استبرا کا
یہ ہے کہ اگر بعد استبرے کے کوئی مرد رطوبت دیکہے اور نہ جانے
کہ پیشاب ہی یا دوسری چیز تو وہ رطوبت مرد کی پاک ہی اور اگر
بعد وضو کے ظاہر ہو تو وضو اوس کا باطل نہین ہوتا اور اگر استبرا
نہین کیا ہو تو وہ رطوبت مرد کی نجس ہے اور وضو بہی اوس سے
ٹوٹ جاتا ہے —

## بیان وضو کا جو واجب ہی

دو دہونے اور دو مسح کرنیکو وضو کہتے مین یعنے منہہ کا دہونا
سر کے بال اوگنے کی جگہہ سے ٹہڈی تک لمبان مین اور انگوٹہا
اور بیچ کی اونگلی مین سماوے اتنا چوڑائی مین منہہ دہونا واجب
ہے اور دہونا دونون ہاتون کا کہنی سے اونگلیون کے سر تک

ور

۱ نیت۔ یعنے د

۲ ترتیب۔ یعنے اوّل منہہ دہونا بعد سید ہا ہاتہ بعد بایان ہاتہ دہونا۔ اوسکے بعد سر کا مسح۔ اوسکے بعد دونون پاؤن کا مسح کرنا ۳ موالات۔ یعنے ایک کے بعد ایک ایسا دہونا اور مسح کرنا کہ اگلے سب اعضا سوکہہ نہ جائین ۴۔ خود اپنے ہاتہ سے اپنا وضو کرنا یعنی دوسرے سے اپنا وضو نہ کروانا مگر جسوقت کہ بیمار رہو اور ہاتہ پاؤن مشکل سے ہل سکین تب دوسرے کے ہاتہ سے وضو کروانا درست ہی ۵ پانی مباح ہونا۔ یعنی غیر کا پانی نہین ہونا۔ ۶ پانی نجس نہ ہو ۷ پانی مضاف نہ ہو یعنی مثل گلاب وغیرہ کے اور مشتبہ مضاف کے ساتہ بہی نہ ہو۔ ۸ پانی مشتبہ غصبی کے ساتہ بہی نہ ہو یعنی ایک پانی کا برتن اپنا ہوا اور دوسرا پرایا ہوا اوس مین نہ پہچانے کہ اپنا کونسا ہی مشتبہ بہ غصبی اسکو کہتے ہین تو دونون پانی سے بہی وضو نہ کرنا چاہیئے اور ایسا ہی پانی مشتبہ نجس پانی کے ساتہ نہ ہو جیسا کہ دو پانی ہین ایکمین نجاست گری ہی یقین حاصل نہین ہوتا کہ نجاست کا چہینٹا کس مین گرا تہا تو اون دونون

حاق
دیا نکی مانع
م ہون - ۱۱ جس
حصبی نہ ہو ۱۲ اعضائی وضو
اوس سوسے دہونے اور مسح کرنیکے آگے پاک ہون ۱۳ آب وضو
ظرف غصبی یا طلائی ویا نقرئی مین بہ شرطیکہ منحصر نہ ہو نہ ہونا چاہیے
۱۴ تمام منہہ کے دہونے اور ہاتون کے دہونے مین اوپر سے نیچے کیطرف
ہووے یعنی نیچے سے اوپر الٹا نہ دہووے اور ہاتہ کی رطوبت سی
مسح کرے یعنی مسح کرنیکے واسطے دوسرا پانی نہ لے اور اگر ہاتہ سوکہ
گیا ہو تو اعضائے وضو مین جہان رطوبت باقی ہو وہان سے لے
اور ہتیلی سے یا اونگلیونسے یا دونون سے مسح کرنا چاہیے -
۱۵ اعضاء وضو مین کوئی چیز پانی کے پہونچنے مین مانع نہ ہو مثل
موم اور تنگ انگوٹھی وغیرہ کے اور مثل ناخن کے میل کے جو عادت
سے زیادہ ہو اور اسیطرح مسح کرنیکی جگہہ مین بہی کوئی چیز مانع نہ ہو
۱۶ وضو منافی تقیہ اور منافی حق غیر نہ ہو مثل وضوء اجیر خاص کہ
وضو اوس کا بغیر اذن مستاجر کے صحیح نہین ہے

## غسل واجب کا بیان

جان تو کہ غسل واجب چہہ ہین - پہلا غسل جنابت دوسرا غسل مس میت
تیسرا غسل میت چوتہا غسل حیض پانچوان غسل استحاضہ چہٹا

جان تو کہ
یہی والہ شرطیت
غسل ترتیبی مین واجب
کے اور غسل ارتماسی مین ترتیب واجب نہین ہے اور ابتدا
با علے بہی غسل مین شرط نہین ہے ۔

## غسل ترتیبی کا بیان

جان تو کہ غسل ترتیبی مین نیت کے بعد اول سر اور گردن کو دہونا
بعد سیدہی طرف کا آدہا بدن دہونا بعد بائین طرف کا آدہا بدن
دہونا اور آگے پیچہے کو اور ناف کو دونون طرف مین ملا کے دہونا بہتر ہے

## غسل ارتماسی کا بیان

جان تو کہ غسل ارتماسی مین نیت کے ساتہ پانی مین غوطہ مارنا یعنی پانیکے اندر جانا
اور دریا اور حوض وغیرہ مین بہی جو کرسی کم نہ ہو غسل ترتیبی کر سکتا ہی یعنے پہلی سر
اور گردن کی نیت سی غوطہ مارے بعد سیدہی آدہے بدنکی نیت سی ایک غوطہ
مارے بعد بائین آدہی بدنکی نیت سی ایک غوطہ مار ہی اور سوائ غسل جنابت کے
باقی سب غسلو نمین نماز کے واسطی وضو کرنا واجب ہی ۔ اور غسل جنابت مین وضو کرنا حرام
ہے

زیادہ
ضہ ہے اور ایسا
اضہ ہے اور جو عادت
ں خون نہ آوے وہ استحاضہ ہے اور

جو دس دن پر تمام ہو یا دس دن سے کم ہو تین دن سے زیادہ یا تین دن
پورے ہوں تو وہ حیض ہے اور دو حیض کے درمیان کی مدت کو طہر
کہتے ہیں وہ دس دن سے کم نہیں ہوتی اور جو عورت نو برس سے کم ہو
یا پچاس برس سے زیادہ بشرطیکہ قرشی نہ ہو اگر وہ خون دیکھے استحاضہ
ہے اور جو عورت قرشی ہو جیسے سیدانی اوسکو ساٹھہ برس تک حیض
کا خون آسکتا ہے بنا بر مشہور کے بعد اسکے اگر آوے تو استحاضہ ہوگا
اور اگر پھوڑے سے یا زخم سے اندر سے خون آوے نہ استحاضہ ہے
کہ حیض ہے اس کا غسل نہیں بس طہارت کافی ہے اور استحاضہ تین قسم پر ہے
قلیلہ اور متوسطہ اور کثیرہ۔ قلیلہ وہ ہے جو پنبہ یعنی روئی کہ عورت
استحاضہ والی معمولی کپڑے کے اوپر رکھتی ہے اوسکے اندر خون
در نہ آوے۔ اور متوسطہ وہ ہے کہ روئی میں در آوی لیکن
باہر تک نہ پہونچے۔ کثیرہ وہ ہے کہ روئی کے باہر آکر کپڑے
تک پہونچے اگرچہ کپڑے میں در نہ آوے۔ استحاضۂ قلیلہ میں
غسل نہیں ہر نماز کیواسطے روئی بدلنا بدن پاک کرنا اور
ہر ایک نماز کے لئے جدا وضو کرنا واجب ہے۔ اور متوسطہ میں

واجب
کے پیشتر
کی نماز کے پیشتر
اور نفاس کا خون زیادہ دس
نہین اگر ایک لحظہ بہی ہو نفاس ہی اور جب خون بالکل قطع ہووے روزہ اور
نماز اوسپر واجب ہی اگر بسبب خوف ضرر کے غسل نہ کر سکے تو واجب ہے کہ تیمم
کر کے نماز پڑہے اور دس دنسے زیادہ جو آوے وہ استحاضہ ہی
نفاس نہین مثلاً اون دنون کے جو عادتسے زیادہ ہون پس اس
صورت مین ایام عادت سی جو زیادہ ہی اون دنون کے روزہ اور
نماز کو قضا بجا لاوے اور اگر دس دن پر قطع ہووے تمام نفاس ہے
اور حیض و نفاس مین نماز ساقط ہی نہ ادا چاہیئے نہ قضا مگر روزے
بعد غسل کے قضا کرنی لازم ہین اور حالت حیض اور نفاس مین مجامعت
حرام ہی اگر کوئی ایسی حرکت اپنی زوجہ سے کرے اول حیض مین
ایک مثقال سونا کفارہ دے مستحق کو اور بیچ مین نصف مثقال اور
آخر مین پاؤ مثقال اور حالت حیض اور حالت نفاس مین اور حالت جنابت
مین سب مسجدونمین توقف کرنا اور کوئی چیز رکہنا حرام ہے اور مسجد الحرام
مین اور مسجد نبی مین گزرنا بہی حرام ہی اور طواف کعبۂ معظمہ بہی حرام ہی
اور پڑہنا سورۂ عزائم کا کہ جسمین سجدہ واجب ہی حرام ہی اگرچہ ایک حرف
بہی ہووے سورہ ہائے عزائم چار ہین - ایک الم سجدہ - اور دوسرے

دن لو

ہیہم السلام

ا ... درانکا اوٹھانا اگرچہ

... ورمہندی لگانا بھی مکروہ ہے ایام حیض

مین وقت نماز وضو کرکے رو بقبلہ بیٹھکر ذکر خدا کرنا مستحب ہے اور ثواب ہے

اور حالت جنابت مین کہانا پینا مکروہ ہے اگر کہاوے تو وضو کرلے

یا تین مرتبہ کلی کرلے اور پانی تین مرتبہ ناک مین ڈالے اگر غسل

حیض یا نفاس یا جنابت یا مس میت کا کسے پر واجب ہو اور وقت

اتنا باقی ہو کہ جلد غسل کرکے ایک رکعت نماز پڑھ سکے تو واجب

ہے کہ فوراً غسل کرکے نماز پڑہے اگرچہ باقی رکعتین خارج وقت مین

ہون اگر روزہ رمضان کا ہو تو رات سے غسل کرے صبح ہونے سے پہلے

## تیمم کا بیان

جان تو کہ تیمم بدل ہوتا ہے وضو سے اور بدل ہوتا ہے غسل سے

جسوقت پانی حاصل ہونا ممکن نہ ہو یا مشکل ہو یا خوف ضرر جان یا مال

یا آبرو کا ہو یا وقت تنگ ہو یا استعمال آب سے حرام مین مبتلا ہو

یا تطہیر نجاست کیلئے سوائے اوسکے دوسرا پانی نہ ہو۔

### تیمم چہہ چیز پر کرسکتا ہے

سلہ خاک سلہ زمین سلہ ریتی سلہ پتھر سلہ غبار والی چیز مثل توشک

ہر جنب

اور بغذر

جاننا چاہیئے کہ بس

کے ساتہ نہ ہوا ور غضبی نہ ہو

حکم پانی کے جو گذرا اور خاک مین کوئی دوسری چیز ملی نہ ہو یعنے خاک خالص ہو اگر تیمم بدل وضو کے ہی تو وضو کی نیت کرنا اور اگر تیمم بدل غسل کے ہی تو غسل کی نیت کرنا اور اگر دو تیمم اوسپر واجب ہین تو ایک تیمم وضو کے بدلے اور ایک تیمم غسل کے بدلے دو تیمم کرنا اور تیمم مین بہی واجبات وضو سب واجب ہین یعنے وہ سولہ شرطین جو وضو مین بیان ہوئین وہ سب تیمم مین بہی ادا کرنا چاہیئے —

## تیمم کی صورت کا بیان

جان تو زمین جو پاک ہو نیت کرکے دونون ہاتون کو ملا کر برابر ایک دفعہ مارے اسکے بعد دونون ہاتون کو برابر ملا کر ہتھیلیونکو سر کے بال اوگنے کی جگہہ سے ناک کی جڑ تک اوپر سے نیچے کیطرف بہون تک کہینچے اور اوسکے بعد بائین ہاتہ کو سیدہے ہاتہ کی پیٹہہ پہ گٹے سے انگلیون کے سر تک کہینچے اور اوسکے بعد سیدہے ہاتہ کو بائین ہاتہ کی پیٹہہ پہ گٹے سے اونگلیونکے سر تک کہینچے اور غسل مین

ی

ین دو بار

ر ۔ ں صو

ب یعنے وضو کی توڑنے والی چیزین دس ہین اول ۔ پیشاب کا نکلجانا دوم ۔ پیخانہ نکلجانا سوم ۔ سوجانا چہارم بیہوشی و مستی و دیوانگی پنجم ۔ حیض ششم ۔ استحاضہ ہفتم نفاس جو عورتون کو ہوتا ہی ہشتم مس میت ۔ نہم ۔ رطوبت مشتبہ بول یعنے پیشاب کرنیکے بعد جو رطوبت نکلتی ہے اور معلوم نہ ہووے کہ وہ کیا ہی اگر استبرا نہ کیا ہو دہم ریاح یعنے ہوا کا نکلجانا ۔

## بیان نجاستونکا یعنی نجس چیزین دس ہین

۱ ۔ پیشاب ۔ ۲ ۔ پاءخانہ آدمی کا اور ہر حیوان حرام گوشت کا جو خون جہندہ رکہتا ہو ۔ ۳ ۔ خون ۔ ۴ ۔ منی ۔ ۵ ۔ میت ہر حیوان کی جو خون جہندہ رکہتا ہو اگرچہ حیوان حلال گوشت ہو مگر انسانکی میت جو مومن ہو تمیون غسل دینے کے بعد پاک ہوجاتی ہی ۔ ۶ ۔ کتا ۔ ۷ ۔ سور ۔ ۸ ۔ کافر اور مشرک ۹ ۔ شراب اور جوش کہایا ہوا انگور کا پانی دو ثلث کم ہونیکے آگے اور ہر نشہ والی چیز جو اصل مین پانی ہو ۔ ۱۰ ۔ فقاع یعنے جو کو بہگو کر تیلتے ہین اور اوسمین نشہ ہوتا ہی ۔

پہلا۔ پا
پاک کرتا ہی ر
بہتا ہوا یا برسات
سلے۔ (۲) ۔ زمین کہ وہ پاک کرتی ہے
اور جوتے کے تلون کو اور گاڑی کے چاک سئے پٹے کو جو زمین پر گہستا ہی
اور مثل اوسکے ہر چیز جو راستہ چلنے مین زمین پر گہستی ہے بہ شرطیکہ
زمین پاک ہو اور خشک ہوا ور اتنا ملے یا گہسے کہ عین نجاست نکلجاے
(۳) ۔ آفتاب کہ وہ پاک کرتا ہی نجس زمین کو اور حصیر کو اور بوریا
یعنے چٹائی کو اور دیوار کو اور کوٹے کو بشرطیکہ یہ سب چیزین
گیلی ہون اور آفتاب سی خشک ہون یعنے ہوا سے سوکہی نہون
اور اگر ہوا سے سوکہی ہون تو آفتاب نکلنے کیوقت بہگا دے کہ آفتاب مین
سوکہے اور اسیطرح آفتاب پاک کرتا ہے جہاڑون کو اور اونکے میوونکو
اور جو چیزین زمین سے اوگی ہون اور زمین سے جدا نہ ہوئی ہون مثل
گہانس وغیرہ کے (۴) استحالہ یعنی کوئی نجس چیز ایک صورت سے
بدلکر دوسری صورت بن جائے جیسا کہ کوئی نجس مٹی سے برتن بنادے
یا اینٹ بنا دے وہ پکانے سے پاک نہین ہوتی مگر دہونے سے پاک
ہوتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ آب کر مین دبا کر اتنی دیر تک رکہے کہ پانی
اوسکے جگر مین یہو پہنچے تب وہ پاک ہوتی ہین (۵) انقلاب جیسے شراب سرکہ

ے

ے بدن کو

یسے پاک ہوجاتا ہے۔

(۸) ...است از بدن حیوان یعنے نکلجانا نجاست کا حیوان کے بدن سے اور خشک ہونا اوسکی رطوبت کا۔ (۹) نکلجانا معمولی خونکا ذبح کئے ہوئے حیوان کے گلے سے بشرطیکہ پھر وہ خون پلٹ کر اوسکے جسم مین داخل نہ ہو وہ پاک کرنے والا ہی گوشت مین باقی رہے ہوئے خونکا یعنے حلال کئے ہوئے جانور کے گوشت مین جو خون رہ جاتا ہی وہ پاک ہی (۱۰) جدا ہونا غسالہ کا نجس کپڑے سے یا اور کوئی چیز سے دہو نیکے بعد۔ غسالہ یعنے کپڑے وغیرہ کو نچوڑنیکے وقت جو پانی گرتا ہی اوسکو غسالہ کہتے ہین۔

(۱۱) استبرا کرنا بعد پیشاب کے کہ وہ پاک کرنیوالا ہے اوس رطوبت مشتبہ کا جو بعد پیشاب کے نکلے جیسا طریقہ استبرا مین بیان ہوا ہی (۱۲) استبرا نجاست کہانیوالے حیوان حلال گوشت کا اوس حیوان کو قید کرنے سے اور پاک چیز کہلانے سے وہ حیوان پاک ہوجاتا ہے اونٹ کو چالیس دن بیل یا گائے کو بیس دن گوسفند کو دس دن اور مرغ آبی کو پانچ دن اور مرغ خانگی کو تین دن اور مچھلی کو ایک دن رات (۱۳) غائب ہونا مسلمان کا جو وقت وہ جانتا ہو کہ اپنا کپڑا یا بدن نجس ہے اور پھر اگر ایسا کام کرے

کے اررا
بہت سی چیز
کے جوش کھائے ہوئے
باقی رہے وہ پاک ہوجاتا ہے (۱۶) ہیجنا سوین سے پانی ...
کنوئین کا پانی تغیر سے نجس ہوگیا ہو تو پاک ہوجاتا ہے (۱۷) غسل میت
کہ وہ پاک کرتا ہے بدن میت مومن کو (۱۸) زائل ہونا تغیر کا کہ وہ پاک
کرتا ہے اوس پانی کو جو مادہ والا ہو مثل کنوئین کے (۱۹) آلات استنجا
کہ وہ پاک کرتے ہین پائخانہ کی جائے کو۔

## متنجس چیزونکو پاک کرنیکے بیانمین

جان تو کہ ہر نجس ہوئی چیز کو اتنا دہووے کہ نجاست نکلجائے اور بعد
نجاست نکلجانیکے دو دفعہ دہووے اور دو دفعہ نچوڑے اگر پیشاب ہو
اور اگر پیشاب نہ ہو تو ایک دفعہ دہونا اور نچوڑنا کافی ہے اگر وہ
چیز نچوڑنے کے قابل ہو اور اگر وہ چیز نچوڑنیکے قابل نہ ہو
تو فقط دہونا کافی ہے مگر آب کثیر مین مثل باؤلی اور کرا اور
دریا وغیرہ کے ایک دفعہ دہونا کفایت کرتا ہے بلکہ آب کثیر مین
نچوڑنا ضرور نہین اور اسی طرح کوئی جگہہ نجس ہو اور اوسپر
برسات برسے یا کوئی نجس چیز کو برسات مین رکہے تو عین

ن سے
یے دفعہ پانی
رب ی نجس ہوگیا ہو تو سات
... ک ر ن ... ب را چوہا جنگلی مرگیا تو اوس برتنکو تین دفعہ دہونا
بہتر ہے اگرچہ آب کثیر مین ایک دفعہ غوطہ دینا کفایت کرتا ہے اور کسی برتن
مین کتے نے پانی پیا ہو یا کتے نے چاٹا ہو
یا اوسکے منہہ کا پانی گرا ہو تو اوس برتن کو تین دفعہ دہونا چاہیے
اس طریقہ سے کہ اول اوسمین سوکہی خاک ڈال کر ملے اور بہتر ہے
کہ خاک اور پانی ملا کر ملے اور بعد دو دفعہ دہو وے اگر آب قلیل
ہو اور اگر آب کثیر ہو تو خاک ملنے کے بعد ایک دفعہ غوطہ دے
اور ہاتہ یا پاؤن یا دم کتے کی لگی ہو تو بہی ایسا دہونا بہتر ہے
اور اگر گوشت یا کوئی اناج نجس ہوگیا ہو تو اونکو اگر کسی پاک برتن
مین رکہکر یا کپڑے مین باندہ کر پاک کرنا چاہیے تو آب کثیر مین ایک
دفعہ غوطہ دے تو پاک ہوجاتا ہے اور اوسکے ساتہ وہ برتن یا کپڑا ہو
وہ بہی پاک ہوجاتا ہے اور اگر سخت زمین نجس ہوگئی ہو تو اوسپر
پانی بہاوے اور جہان پانی جمع ہووے اوسکو پاک کپڑون سے
بہگو کے اٹہا لیوے یا زمین مین سوراخ کرے کہ وہ پانی زمین کے
اندر چلا جاوے تو وہ زمین پاک ہوجاتی ہے ۔

## اقسام نماز کا بیان

کی
کی حید اورد
سے لیا ہو ساتوین،
اگر باپ سے مرض موت ... ہو ... ہوین ... عہد
یعنے خدا سے وعدہ کیا ہو۔ نوین نماز نذر کی یعنے منت کی دسوین
نماز قسم کی۔ گیارہوین نماز احتیاط کی یعنے ہر روز کی نماز مین
شک کیا تو پڑہنے کی نماز بارہوین نماز میت کی ہر روز پانچ
وقت کی نماز مین سترہ رکعتین فرض ہین ظہر کی چار رکعتین عصر کی چار
رکعتین مغرب کے تین رکعتین عشا کی چار رکعتین صبح کی دو رکعتین ہین۔

## مقدمات نماز واجب چھہ ہین

مقدمات۔ یعنے نماز پڑہنے کے آگے چھہ چیزین ہونا چاہین اگر
ان مین سے ایک چیز ہی کم ہو تو نماز ہو نہین سکتی اول ازالہ نجاست
یعنے دور کرنا نجاست کا اپنے بدن اور کپڑے سے اور سر کے بالون
وغیرہ سے سر کے پانون تک اور اگر اتنا کپڑا جس سے آگا اور پیچھا
نہ چھپا سکے مثل ازار بند اور ٹوپی وغیرہ کے نجس ہو تو جائز ہی۔ اگر
نماز پڑہنے کی جگھہ نجس ہو اور خشک ہو تو مضائقہ نہین رکھتا لیکن سجدے کی
جگھہ پاک ہونا چاہیئے دوسرے۔ طہارت یعنے وضو اور

ردو

پا نواجب

ہا پانواجب

ہے اور یا تہہ

ہو مضائقہ نہین لیکن اِس کا

رہے چوتہے وقت - یعنے جو نماز پڑہنی چاہتا ہو اوس نماز کا وقت ہونا چاہئے - پانچوین - قبلہ - یعنے قبلہ کیطرف سیدہا کہڑے ہو کے نماز پڑہنا چہٹے مباح ہونا مکان نماز کا یعنی غصبی نہو

## نماز کے وقتونکا بیان

صبح کی نماز کا وقت اول فجر سے یعنی صبح صادق سے آفتاب کے نکلنے تک ہی - اور ظہر کی نماز کا وقت آسمان کے بیچ سے سورج ڈہلتے ہی بقدر چار رکعت کے وہ خاص وقت ظہر کی نماز کا ہی اِسکے بعد ظہر اور عصر کا وقت ملا ہوا ہی جبتک کہ مغرب کو چار رکعت نماز کا وقت باقی ہو وہ وقت خاص عصر کا ہی اور مغرب کی نماز کا وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد بقدر تین رکعت نماز پڑہنے کے وہ خاص وقت مغرب کا ہی اور علامت غروب آفتاب کی گذر جانا سرخی مشرق کا سر سے ہے بعد اِسکے مغرب اور عشا کا وقت ملا ہوا ہے جبتک کہ آدہی رات کو چار رکعت نماز پڑہنے کا وقت باقی ہو وہ خاص وقت عشا کا ہے -

## نماز پڑہنے والے کی کپڑونکا بیان

تدبیر

## نمازیت پڑھے

نیت نماز مثلاً ظہر کی نماز ادا پڑھتا ہون مین قربتہ الی اللہ
کہنا ادا عصر۔ یا مغرب۔ یا عشا۔ یا صبح۔ یا اور کوئی دوسری
نماز مثل نماز میت اور نماز آیات اور نماز احتیاط وغیرہ جو
نماز پڑھنا ہو اوس نماز کی دل مین نیت کرے اور اگر قضا
نماز پڑھنا ہو تو نیت کرتے وقت ادا کے مقام مین قضا کی نیت
کرے۔ الحمد کا سورہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّا
لِّیْنَ۔ ہو اللہ کا سورہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
ذکر رکوع۔ یعنی رکوع مین پڑھنے کا ذکر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ
وَبِحَمْدِہٖ ایک دفعہ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ تین دفعہ کہنا کافی ہے ذکر
سجود۔ یعنی سجدے مین پڑھنے کا ذکر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
وَبِحَمْدِہٖ ایک دفعہ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ تین دفعہ کہنا کافی ہے۔

۔ ایک رکعۃ

سہو

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سلام پہلا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ دوسرا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ تیسرا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

## نماز مین مستحب چیزون کے پڑہنے کا بیان

## اذان اور اقامت کے ثواب کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ اذان اور اقامت سنت موکدہ ہے ہر روز کی نماز کے واسطے ادا ہو یا قضا ہو۔ اگر جماعت کے ساتہ پڑہتا ہو تو اذان اور اقامتہ نہ کہے اسلئے کہ جماعت کی اذان اور اقامہ کافی ہے۔ اور حدیث مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اذان اور اقامہ کہکر نماز پڑہے تو دو صف فرشتون کی مشرق سے مغرب تک اوسکے پیچہے نماز پڑہتے ہین اور اگر فقط اقامہ کہکر نماز پڑہے تو

وا سطے ر

کوئی شخص چالیس

عنایت ہوتا ہی جو بہتر اور بہو

ایمان کے راہ خدا مین ایک نماز کیوا

اپنی رحمت سی اوسکو گناہون کو بخش دیتا ہی اور باقی عمر مین بہی گناہ

کرنیسے بچاتا ہی اور وہ شخص جنت مین شہید ونکے ساتہ محشور ہوتا ہے

اور اگر کوئی شخص مسجد مین اذان کہے فقط خوشنودی خدا کیواسطے

تو خداوند عالم چالیس ہزار پیغمبرون کا ثواب عطا فرماتا ہی۔ اور

مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہی کہ اگر کوئی

اذان کہے رضائی الہی کیواسطے تو خداوند کریم عطا فرماتا

اوسکو ثواب چالیس ہزار شہیدونکا اور چالیس ہزار صدیقو

اور اوسکی شفاعت سی چالیس ہزار گناہ گار جنت مین داخل ہونگے

اور جسوقت موذن با معرفت یعنی اذان کہنے والا صاحب معرفت

(اشہد ان لا الٰہ الا اللہ) کہے تو دعا اور استغفار کرتی ہین

اوس شخص کیواسطے ستر ہزار فرشتے اور قیامت کے دن خداوند

عالم بندون کے حسابسے فارغ ہوئے تک وہ شخص عرش الہی کے

سایہ مین رہیگا۔ اور اوس کا ثواب چالیس ہزار فرشتے اوسکی

نامۂ اعمال مین لکھتے ہین اور اسی طرحسے بہت حدیثین لکھی ہوئی ہین

ـرا ہاتھ ہو کو

ے فقرے

ـہد دو دفعہ اشہد اَنّ

ـن امیر المومنین علیاً حجۃ اللہ دو دفعہ

بقصد تبرک و استحباب پڑھے حیّ علی الصلواۃ دو دفعہ حیّ علی الفلاح

دو دفعہ حیّ علیٰ خیر العمل دو دفعہ اللہ اکبر دو دفعہ لا الٰہ الّا اللہ۔

## اقامت

اَللہ اکبر دو دفعہ اشہد ان لا الٰہ الّا اللہ دو دفعہ اشہد اَنّ محمد رسول اللہ دو دفعہ اشہد اَنّ امیر المومنین علیاً حجۃ اللہ دو دفعہ تبرکاً پڑھے حیّ علی الصلواۃ دو دفعہ حی علی الفلاح دو دفعہ حی علی خیر العمل دو دفعہ قد قامت الصلواۃ دو دفعہ اللہ اکبر دو دفعہ لا الٰہ الّا اللہ ایک دفعہ ہر نماز کی نیت کرنے کے آگے کھڑے ہو کر چھہ دفعہ تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا اور تکبیر کہتے وقت دونون ہاتون کو دونو کانون تک اُٹھانا مستحب ہی ہر رکوع مین بڑا ذکر رکوع تین دفعہ کہنا مستحب ہے ہر رکوع سے سر اوٹھانیکے بعد سمع اللہ لمن حمدہٗ کہنا مستحب ہے سجدہ مین بڑا ذکر سجود تین دفعہ کہنا مستحب ہی ہر رکعت کے دونون سجدون کے بیچ مین بیٹھے ہوئے استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ کہنا مستحب ہی پہلی رکعت کے دونون سجدے تمام کرکے دوسری رکعت کیواسطے اوٹھتے وقت بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد کہنا مستحب ہے

ہی ہیں۔
امام رضا علیہ

## زیارت حضرت ما

السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابن امیر المومنین و ابن سید الوصیین السلام علیک یا ابن فاطمۃ الزہراء سیدۃ نساء العالمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

## زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام کی

السلام علیک یا مولائی و ابن مولائی السلام علیک یا غریب الغرباء السلام علیک یا سلطان ابو الحسن علی بن موسی رضا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ —

## بیان منافیات نماز کا

بارہ چیزین نماز کی باطل کرنے والی ہین اول حدث یعنی پیشاب اور پاخانہ اور ریح دویم تکفیر یعنے دونون ہاتون کو نماز پڑہتے وقت باندہنا بغیر تقیہ کے سیوم استدبار و انحراف یعنے قبلہ کیطرف پٹیہ کردینا یا قبلہ سے پہر جانا بائین یا سیدہی طرف کو چہارم کلام آدمی

پڑ جائے

ن بغیر تقیہ کے

وہ نماز کو باطل کرتا ہے

جیسا کہ شکیات مین بیان ہوا ہی دہم زیادہ یا کم کرنا کوئی ایک واجب غیر رکنی کا عمداً یازدہم زیادہ یا کم کرنا کوئی ایک واجب رکنی کا - دوازدہم ہر چیز جو توڑنے والی وضو اور غسل اور تیمم کی ہی عمداً ہو یا سہواً اختیار سے ہو یا بے اختیار ی سے باطل کرنے والی نماز کی ہے -

## شکیات نماز اکیس قسم کے ہین

پانچ قسم اونمین سے اعتبار نہین رکھتے وہ یہ ہین اول شک کرنا بعد سلام کے دوسرے شک کرنا بعد گذر جانے وقت کے تیسرے شک کرنا بعد گذر جانے محل کے چوتھے بہت شک کرنے والے کے شک کا بہی اعتبار نہین پانچوین شک امام اور ماموم کا جو شروع نماز سے امام کے ساتھ رہے جس صورت مین کہ دو مین سے ایک کو یقین ہو - اس شک کا بہی اعتبار نہین -

## بیان نماز باطل ہونے کے شکون کا

...کی

...ور سفر مین

...نہ نماز احتیاط مین شک نہ...

مسئلہ ۵۲ شک تین رکعتی نماز...

شک چار رکعتی نماز مین پہلی رکعت ہی یا دوسری ہی کرکے شک کرے
دونون سجدون کے آگے تو نماز باطل ہوتی ہی مسئلہ ۵۳ شک چار رکعتی نماز
مین دوسری ہے یا تیسری کرکے دونون سجدون کے آگے شک کرے تو
نماز باطل ہوتی ہی مسئلہ ۵۴ شک چار رکعتی نماز مین تین رکعت ہی یا پانچ
کرکے شک کرے جس حالت مین کہ کھڑا ہو تو بھی نماز باطل ہوتی ہے
مسئلہ ۵۶ شک چار رکعتی نماز مین تین رکعت ہی یا چھہ رکعت کرکے شک کرے
تو بھی نماز باطل ہوتی ہی مسئلہ ۵۷ شک نماز چار رکعتی مین چوتھی رکعت ہی
یا چھٹی رکعت کرکے شک کرے تو بھی نماز باطل ہوتی ہے۔ مسئلہ ۵۸
شک چار رکعتی نماز مین جو بالکل نہین جانتا کہ کتنی رکعت پڑھین تو
اس شک مین بھی نماز باطل ہوتی ہے۔

## بیان نماز صحیح ہونیکے شکون کا

جان تو کہ آٹھ قسم کے شکون مین نماز صحیح ہوتی ہے مگر اوس کا
علاج کیا چاہئے مسئلہ ۱ شک دوسرے یا تیسری رکعت ہی کرکے

پڑھے یا بیٹھکر دو رکعت

مین - دو اور تین اور چار مین

بعد دونون سجدونکے بنا چار رکعت پر رکھکر نماز کو تمام کری

اور بعد تمام کرنیکے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر پڑھے اور

دو رکعت بیٹھکر ۳ شک کرنا چار رکعتی نماز مین دو اور چار مین بعد

دونون سجدے تمام کرنیکے بنا چار رکعت پر رکھکر نماز کو تمام کرے بعد

اوسکے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر پڑھے ۴ شک تین اور چار مین جس مقام مین ہو بنا چار پر رکھکر نماز کو تمام کری

بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر پڑھے یا دو رکعت

بیٹھکر پڑھے ۵ شک چار اور پانچ مین بعد تمام کرنے دونون سجدونکے

بنا چار پر رکھکر نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو سجدے سہو کے

بجالاوے اور اگر کھڑے ہونیکے حالمین چار اور پانچ کا شک

کرنے تو بیٹھہ جاوے اور نماز تمام کرے اور بعد اوس کے

ایک رکعت کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھکر نماز احتیاط پڑھے

۶ شک تین اور پانچ مین کھڑے ہونیکے وقت مین ہو تو بیٹھہ جاوے

اور نماز کو تمام کرے اوسکے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر

پڑھے جیسا کہ دو اور چار رکعت کے شک مین بیان ہوا ہی - ۷

شک تین اور چار اور پانچ مین کھڑے ہونیکے حال مین بیٹھہ جاوے

او
کہڑے
کہڑتے ہوئے
تمام کرے بعدا
مقامون کے جو لکہے ہین ار مد
شکون کے جو کہڑے ہوینکے حالمین شد
تکبیر بجا اور بحول اللہ بجا کے واسطے اور تسبیحات اربعہ کے واسطے
اگر کہا ہو ہر ایک کے واسطے احتیاطاً دو وسجدے سہو کے بجا لاوے۔

## بیان سہویات نماز کا

سہویات نماز یعنے جو چیز نماز مین بہول گیا ہو بعد اوسکے یاد اوی اگر واجب رکنی ہی اور دوسرے رکن مین داخل نہ ہوا ہو تو پہر کر رکن اول کو بجالاکر رکن دوم مین جاوے جیساکہ سجدے کو جہک گیا اور سجدہ نہ کیا ہو اور یاد آیا کہ رکوع نہین بجالایا تو سیدہا کہڑے ہوکر رکوع بجالا کے سجدے مین جاوے اگر دوسرے رکن مین داخل ہو گیا ہو جیساکہ سجدے مین سر رکہنے کے بعد یاد آوے کہ رکن اول ادا نہین کیا تو نماز اوسکی باطل ہے ۔ اور اگر واجب غیر رکنی ہو اور رکن مین داخل نہ ہوا ہو تو جہانسے بہولا ہو وہانسے بجالاوے جیسا غیر المغضوب کہتے وقت یاد آوے کہ انعمت علیہم نہین کہا تو پہر انعمت علیہم کہکر غیر المغضوب کہے اور اگر واجب رکنی

۱۴

ی مستحب

ے ے لو بہتر یہ ہے

## جاننا چاہیئے کہ سجدۂ سہو پانچ چیزوں کے واسطے واجب ہین

اول - کلام بیجا یعنے بہولسے کوئی بات کرجاوے سوائے دعا و ذکر قرآن مجید کے دوم سلام بیجا یعنے تین رکعتی یا چار رکعتی نماز مین پہلے تشہد کے (اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ) کہے سیوم تشہد فراموش شدہ یعنی بہولے ہوئے تشہد کے واسطے اگر صلوٰۃ بہولا ہو تو بہی سجدۂ سہو کرے - چہارم - چار [illegible] پانچ [illegible] کے شک مین بعد تمام کرنے دونون سجدون کے جیسا کہ شکیات نماز مین لکہا گیا ہی - پنجم - بہولے ہوئے سجدے کے واسطے دو سجدے سہو کے بجا لانا واجب ہی - اور کہڑے ہونیکے مقام مین بیٹہہ گیا ہو اور بیٹہنے کے مقام مین کہڑا ہو گیا ہو تو بہی سجدۂ سہو احتیاطاً ترک نہ کرے -

## سجدۂ سہو کے طریقے کا بیان

طریقہ سجدۂ سہو کا یہ ہی کہ سلام کہنے کے بعد اگر سجدہ یا تشہد فراموش شدہ کے لئے سجدۂ سہو کرتا ہو تو اوسکو پہلے بجا لائے اور بعد سجدۂ

جاکر

کہکر سر اوٹھا

اور پہلے سجدے مین جو

بیٹھکر (اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ ا [illegible]

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) کہے

## بیان نماز احتیاط کا

جان تو کہ نماز احتیاط کا طریقہ یہ ہی کہ بیٹھکر پڑہے یا کہڑی ہوکر پڑہے۔ اصل نماز تمام کرتی ہی بغیر اذان و اقامت کے جلدی سے نیت کرے اور تکبیر کہے بعد اوس کے فقط الحمد کا سورہ پڑہی اور نماز احتیاط مین قنوت نہین ہے باقی سب واجبات ہر روز کے نماز کے جیسا بجا لاکے تمام کرے اور اگر نماز احتیاط مین شک کرے تو بنا اوپر زیادتی کے رکہے جیسا کہ شک پہلی یا دوسری رکعت پر ہووے تو بنا دوسری پر رکہے مگر زیادتی مین فساد رکہتا ہو تو بنا کمی پر رکہے جیسا کہ دوسری رکعت ہی یا تیسری ہے کرکے شک کرے تو بنا دوسری پر رکہکر نماز تمام کرے۔

## بیان غسل میت اور حنوط اور کفن اور دفن کا

جاننا چاہیئے کہ میت کو تین غسل دینا واجب ہین۔ اول غسل آب

باب

ر کافور

ے اور حنوط یعنی

رو املو ٹھے پاؤن کے اور

رر دو ہتنے اور پیشانی پر واجب ہی اور کفن دینا

اور میت پر نماز پڑہنا اور دفن کرنا واجب ہی اور کفن مین تین پارچہ واجب ہین ۔ لنگ ۔ پیراہن ۔ لفافہ یعنے سرتاسری ۔ اور دفن مین اتنا واجب ہی کہ درندے جانورون سے اور بو باہر آنے سے محفوظ رہی اور یہ سب کام اذن سے ولی اور وارث کے ہون ـــــ

## بیان نماز میت کے طریقہ کا

جان تو کہ نماز میت پڑہنے کے واسطے کہڑے ہو کر یہ نیت کری کہ نماز پڑہتا ہون مین اس میت حاضر پر واجب قربۃً الی اللہ بعد نیت کے تکبیر کہے اور بعد تکبیر کے (اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ) کہکر دوسری تکبیر کہے اور بعد دوسری تکبیر کے (اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) کہکر تکبیر کہے اور بعد تیسری تکبیر کے (اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) کہکے چوتہی تکبیر کہے اور بعد چوتہی تکبیر کے (اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِہٰذَا الْمَیِّتِ) کہے بعد اسکے پانچوین تکبیر کہکر نماز کو تمام کرے ۔

یعنے
اول کہڑے ہوے
چاند گہن یا سورج گہن یا
قربۃً الی اللہ بعد نیت کے تکبیرۃ الاحرام یعنے اللہ اکبر کہے بعد اسکے
الحمد کا سورہ اور دوسرا کوئی ایک سورہ پڑہ کر رکوع مین جاوے
اور ذکر رکوع کہے اور رکوع سے سر اوٹہاوے تب اللہ اکبر کہے
اور سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے اور پہر سورۂ الحمد اور ایک سورہ
مثل اول کے پڑہے اور پہر رکوع مین جاوے اور ذکر رکوع کہے اور
رکوع سے سر اوٹہاوے تب اللہ اکبر کہے اور اسیطرح اور تین رکوع
ادا کرے اور کہڑے ہوکر سجدہ مین جاوے اور دونون سجدے
ادا کرے بعد اوسکے کہڑے ہوکر مثل اول کے دوسری رکعت مین بہی
پانچ رکوع بجالاوے اور پہر دونون سجدے بجالاکر سر اوٹہاوے
بعد اوسکے بیٹہہ کر تشہد پڑہ کر سلام کہے —

## طریقہ نماز عیدین کا

جاننا چاہئے کہ نماز ہر عید کی دو رکعتین ہین نو تکبیرین اور نو قنوت
کے ساتہ — پہلی رکعت مین سورۂ الحمد کے بعد ایک اور سورہ پڑہ کر
پانچ تکبیر و نسے پانچ قنوت پڑہے — اور دوسری رکعت مین بعد

در

سری کعت

پہڑہی اور قنوت

سے جو قنوت چاہی پڑہیے مگر

یہ دعاے سوت پڑہنا افضل ہی - اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَۃِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ذُخْرًا وَّشَرَفًا وَّکَرَامَۃً وَّمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ ۝

## نماز جماعت کے ثواب کا بیان

جان تو کہ ثواب نماز جماعت کا بہت ہی اوسمین سے مختصر یہ ہی کہ ایک نماز جماعت سے مقابل پچیس نماز فرادہ کی ہی - اور حدیث مین وارد ہی کہ صفین جماعت کی مثل ملائکون کی صفون کے ہوتی ہین اور خداوند کریم اوسکی مرادون کو برلاتا ہی جو نماز جماعت کے بعد

ا
واسطے
اور اوس
اوس کو مسلمانون کے [illegible]
بہتر نہین تو اوسکے گہر کو جلانیکا حکم ہے۔ اور حدیث مین وارد ہے
کہ جو شخص پانچ وقت نماز جماعت مین پڑہے تو اوسپر گمان سب نیکیونکا
کرے یعنی اوسپر بدیکا گمان نہ کرنا چاہیئے اور مثل اسکے بہت
سی حدیثین نماز جماعت کی تاکید مین لکہی ہین طول ہونیکے سبب
نہین لکہین اگر کسی کو شوق ہے تو کتب مین دیکہے یا عالم سے پوچہے

## پیش نماز کی شرطونکا بیان

شرطین نماز جماعت کے واسطے یہ ہین کہ پیش نماز مومن اثنا عشری
ہو اور عارف مسئلہ یعنے عامتہ البلویٰ مسائل جانتا ہو اور عقل والا
ہو یعنے دیوانہ نہ ہو اور مردون اور عورتون اور خنثیٰ مشکلہ کی پیش نماز
مرد کرسکتا ہے اور عورت عورتونکی پیش نماز ہی کرسکتی ہے۔
اور حلال زادہ ہو یعنے حرامزادہ نہ ہو اور حرفونکو مخرجسے ادا کرتا ہو
صحیح القرأت ماموین کے لئے اور بالغ شرعی ہو بالغ ماموین کیلئے
اور بہتر یہ ہے کہ اندہا اور کوڑہی اور مبروص اور بے ختنہ

د

ے لو

ں اور نماز عیدین

ر عالم اور مجتہد ہو تو اوسکی

ے پڑہنا بہت بہتر ہے کہ نماز پنجگانہ امام عادل کے پیچھے پڑہنی ایک نماز کا ثواب ہزار نماز بے جماعت کی پڑہی ہوئی کے برابر ہی اور نماز پانچ وقت کی جماعت سے پڑہنے کی حدیثون مین بڑی تاکید ہے اور جماعت کو کچھہ چیز نہ سمجھہ کر ترک کرے تو اوسکے واسطے آخرت مین عذاب بہت ہی اور دنیا مین اوسکی غیبت کرنا واجب ہی اور عالم عادل کے پیچھے جامع مسجد مین ایک نماز کا ثواب لاکھہ نماز کے برابر ہوتا ہے اور غیر عالم کے پیچھے پڑہے یعنی فقط مؤمن عادل کے پیچھے پڑہے تو دو ہزار نماز کا ثواب ہوتا ہی۔

## روزی کے ثواب کا بیان

جاننا چاہئیے کہ روزہ افضل ہے عبادت اور اکمل طاعات سے ہی اور احادیث کثیرہ فضیلت مین روزے کے وارد ہین یہان صرف ایک فضیلت بیان کیجاتی ہے۔ حدیث قدسی مین حق سبحانہ تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ (اَلصَّوْمُ لِی وَاَنَا اُجْزِیْ بِہٖ) یعنے روزہ خاص میرے لئے ہے اور خود مین اوسکی جزا ہون پس چاہئیے

روزہ

تو بقول بعض

روز بہی کوڑے مار کر چہوڑے جاویں گے روز

عذاب قیامت شدید تر ہی۔ اور اقسام روزے کے بہت ہین

یہان صرف احکام روزۂ ماہ رمضان المبارک کا مختصراً بیان ہوتا ہی

## تحقیق رویت ہلال کا بیان

رویت ہلال پانچ چیزون سے ثابت ہوتی ہے اول خود اپنی آنکہہ سے چاند دیکہنا دوسرے شیاع یعنے چند مرد و زن خواہ مسلمان ہون یا کافر یا عورت ہون یا بچے چاند دیکہنے کی گواہی دین کہ جس سے یقین یا مظنہ قریب بہ یقین حاصل ہو۔ تیسرے۔ تیس دن برابر گزر جانا ہر ماہ کے اول سے۔ چوتہے۔ حکم سے حاکم شرع کے سوا ان پانچ صورتون کے اور کسی طرح مثل تقویم اور نجومی کے قول وغیرہ سے چاند ثابت نہین ہوتا۔ پانچوین۔ گواہی دو عادل کی رویت ہلال اور ثبوت

## شرطین روزہ واجب ہونیکی

سالم

پہے باعث

ہو نہ ہو۔ ساتوین

۔ا ٹھوین خوف تلف نفس محترمہ یا خوف

تلف نفس و تلف نہ ہو۔ نوین بیہوش نہ ہونا کہ جسمین حواس
درست نہ ہون۔ دسوین۔ خالی ہونا حیض اور نفاس سے

## حقیقت روزہ اور دعائی سحر و افطار کا بیان

جاننا چاہیے کہ روزہ مراد ہی اس سے کہ مکلف اپنی کو باز رکھے
اشیائی مخصوصہ سے ایک وقت معین تک اور وقت روزی کا
طلوع صبح صادق سے غروب شرعی تک ہی اور علامت غروب
کی یہ ہے کہ سرخی مشرق کی سر سے گذر جائے اور ثواب سحر
کہانے کا بہی بہت ہے یہانتک تاکید ہے کہ اگر اشتہا نہ ہو تو
ایک لقمہ یا ایک گہونٹ پانی پی لے اور خدائتعالے اور ملائکہ
صلواۃ بہیجتے ہین سحر کہانیوالونپر اور قبل طلوع صبح صادق سے
نیت روزے کی رہے اور تا شام کوئی مفطر عمل مین نہ لاوے
اور مختصر ترین دعا ہائے سحر یہ ہی۔ (یَا مَفْزَعِی عِنْدَ کُرْبَتِی وَ یَا
غَوْثِی عِنْدَ شِدَّتِی اِلَیْکَ فَزِعْتُ وَ بِکَ اسْتَغَثْتُ وَ بِکَ لُذْتُ
لَا اَلُوْذُ بِسِوَاکَ وَ لَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْکَ فَاَغِثْنِی وَ فَرِّجْ عَنِّی یَا مَنْ

وَیَا غَایَتِی فِی رَغْبَتِی اَنْتَ اِ

فَاغْفِرْلِی خَطِیئَتِی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ) اور مستحب ہی کہ بعد نماز مغرب خرما سے افطار کرے اور قبل افطار یہ دعا پڑہے (یَا عَظِیمُ یَا عَظِیمُ اَنْتَ اِلٰہِی لَا اِلٰہَ لِی غَیْرُکَ اِغْفِرْلِی الذَّنْبَ الْعَظِیمَ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیمَ اِلَّا الْعَظِیمُ) بعد اسکے کہے۔ (اَللّٰہُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ)

## زکواۃ فطرہ کا بیان

جاننا چاہئیے کہ زکواۃ فطرہ واجب ہی ہر بالغ وعاقل پر اور شرط قبولیت صوم ہے یعنی بغیر اوسکے دئیے روزہ قبول نہین ہوسکتا جب ایک برس کا قوت اوس کا اور اوسکی اہل و عیال کا ہو یا قادر کسب قوت سالانہ پر ہو پس اسصورت مین جو اناج اکثر کہاتا ہو یا گیہون یا جو یا مویز یا خرما پونے چار سیر دی یا قیمت شے اور جو اوسکے پاس کہانا کہاتے ہون اونکا فطرہ بہی واجب ہے اور فطرہ مستحق مومن شیعہ کو دے اگر فطرہ سید کا ہی تو سید اور غیر سید دونون لے سکتے ہین اور غیر سید کا فطرہ سید نہین لے سکتا

س ہین پہلے کہانا عمداً ـ

ے پینا عمداً تیسرے جنب ہونا عمداً چوتھے
عمداً جھوٹ کہنا خدا اور رسول و ائمہ علیہم السّلام پر جیسا کہ جھوٹا مسئلہ
بیان کرنا علی الاحوط پانچوین ارتماس یعنی تمام سر کا پانی مین ڈوبنا
عمداً علے الاحوط چھٹی غبار پہونچانا حلق مین مثل خاک وغیرہ کے عمداً
ساتوین عمداً قے کرنا اختیار سے آٹھوین حقنہ کرنا یعنی کسی پتلی
دوا کو پایخانہ کے مقام سے پیٹ مین پہونچانا نوین جنابت پر باقی رہنا
طلوع فجر تک یعنے عمداً غسل جنابت یا تیمم نہ کرنا صبح صادق تک ـ
دسوین سو جانا جنب کا تیسرے مرتبہ مین صبح صادق تک جسصورتمین
کہ یقین نہ رکھتا ہو کہ مین غسل کے لئے ایسے وقت مین بیدار ہو سکتا ہون
کہ امکان غسل کا یا تیمم کا رکھتا ہو ـ

## زکوۃ فطرہ کا بیان

جاننا چاہئے کہ زکوۃ فطرہ واجب ہی ہر بالغ و عاقل پر اور شرط قبولیت
صوم ہے یعنے بغیر اوسکے دئے کے روزہ قبول نہین ہو سکتا جب ایک
سال کا قوت اوس کا اور اوسکے اہل و عیال کا ہو یا قادر

ست

ست سکنے

ماہ رمضان قبل سے

پر واجب ہوتا ہی۔

# قربانی کا بیان

جاننا چاہئے کہ روز عید قربانی۔ قربانی سنت موکدہ ہے اور
بعض علمانے واجب جانا ہے اور اوسکی بڑی تاکید ہے چنانچہ
لکہا ہے کہ اگر ایک شخص ایک قربانی نہین کرسکتا تو ستر آدمی
ملکر ایک قربانی کرین پس چاہئے کہ روز عید قربانی کرے
اگر نہ ہوسکے تو گیارہوین اور بارہوین تک بہی کرسکتا ہے
اگر چہیلا ہو تو چاہئے کہ ایک سال کا پورا اور اگر پوٹلا ہو تو چہہ ہینے
کا پورا ہوا ور بے عیب ہو یعنی اندہا اور کانا اور لنگڑا اور
سینگ ٹوٹا اور کان کٹا ہوا نہ ہو اور خصی نہ ہو سنت ہے کہ
خود ذبح کرے اگر نہ ہو سکے تو قصاب کے ہاتہ پر ہاتہ رکہے اور
قربانی کو رو بقبلہ لٹائے اسطرح سے کہ سر اوس کا داہنی طرف
رکہے اور بائین ہاتہ سے گلا پکڑ کے چہری تیز پہیر دے اور پیٹہ چہری

ین
بلی ومحیای
رت وانا من المسلمین
سا ذبح کرے اور کہے اللہم تقبل
منی - اگر ایک حیوان مین چند شریک ہون تو منہم کہے اور اوسکی
گوشت سے افطار کرے اور ایک حصہ خود خرچ کرے اور ایک حصہ
تقسیم کرے ہمسایہ کو اور ایک حصہ فقراکو بانٹے -

## حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ثواب کے بیان مین

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہدا سے
آسمان تک ملائکون کے آنے جانیکا محل ہے جو ہر صبح اور شام فرشتے زیارت
حضرت امام حسین علیہ السلام کو حاضر ہوتے ہین اور حدیث شریف مین وارد
ہوا ہی کہ کسی نے پوچھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مجھسے ایک
سال حج فوت ہوا ہی اور مین مالدار ہون ہو سکتا ہی کہ کچھہ مال اپنا صرف
کرون جو حج کا ثواب حاصل ہو حضرت نے فرمایا دیکھو کوہ ابو قبیس کو یعنی
(مکہ مین جو بڑا پہاڑ ہے) اگر یہی سونا ہو جاوے اور راہ خدا مین
صرف کرے تو بھی ثواب حج کا حاصل نہین ہو سکتا - پس دیکھئے
مرتبہ اپنے آقا جناب امام حسین ابن علی علیہما السلام کا کہ ابن قولویہ
نے سند معتبر سے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نے

خدا اوسکے نامہ ۔

متعجب ہوکر بولین آپکے ایک حجکا ثواب ہوگا حضرت نے فرمایا بلکہ
میرے دو حجونکا ثواب ہوگا۔ وہ زیادہ متعجب ہوکر بولین دو حج کا ثواب
نبوا رحسین کو ہوگا حضرت نے فرمایا بلکہ چار حجونکا ثواب ہوگا۔
پس یون ہی حضرت عائشہ تعجب کرتی تہین اور حضرت زیادہ کرتے
تہے یہانتک کہ پہونچے نو د حج تک کہ انکے ساتھ عمرے بہی بجا لائے ہون

## انتباہ در مسئلہ تقلید مجتہد حی و غیر حی ۔

جاننا چاہیئے کہ مجتہد غیر حی کی تقلید کرنیمین اختلاف ہی بعضے علما جائز
اور بعضی غیر جائز جانتے ہین۔ اور اسیطرح بقا بر تقلید میت مین اختلاف ہے
بعضے علما حرام اور بعضی جائز اور بعضی واجب جانتے ہین جیسے حجۃ الاسلام
سرکار شریعت مدار میرزا محمد حسن نجفی اعلی اللہ مقامہ حرام جانتے ہین
لیکن اب اعاظم مجتہدین احیاء اکثر جائز جانتے ہین پس مسئلہ ہذا مین
کوئی ایک مجتہد حی کی تقلید کرین اور اون کے بعض اسمائے گرامی
درج ذیل ہین۔ حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار شیخ محمد حسین المازندرانی
مد ظلہم العالی ۔ ابن سرکار شیخ زین العابدین المازندرانی

ہے اور جب قمر

ں زمانہ مین ممنوع ہی باقی اور کسی کام کیلئے

براہمین ہندوستان کے حساب قمر در عقرب مین اختلاف ہی اس لئے
جدول دونون حسابونکی جدا جدا لکہی جاتی ہے ان جدولونکا طریقہ آزمایا ہوا ہے
کہ کبہی گنتی مین اسکے خلاف نہین ہوتا ہے اور گنتی ہر مہینے کی قمر در عقرب کی رقم
ہندسہ سے ہر مہینے کے نام کی جدول مرقومہ مین لکہی گئی ہے وہ یہ ہی اور ہندی
مہینون کو از روئے جنتری عربی مہینون سے مطابق کرلین —

| کاتک مین | اگہن مین | پوس مین | ماگہ مین | پہاگن مین | چیت مین |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱-۲-۳ | ۲۸-۲۹-۳۰ | ۲۶-۲۷-۲۸ | ۲۳-۲۴-۲۵ | ۲۱-۲۲-۲۳ | ۱۸-۱۹-۲۰ |
| بیساکہ مین | جیٹہ مین | اساڑہ مین | ساون مین | بہادون مین | کنوار مین |
| ۱۶-۱۷-۱۸ | ۱۳-۱۴-۱۵ | ۱۱-۱۲-۳ | ۸-۹-۱۰ | ۶-۷-۸ | ۳-۴-۵ |

اور فارسیون کے حساب سے جدول قمر در عقرب کی
یون مطابق ہندی مہینونسے ہوتی ہے

| کاتک مین | اگہن مین | پوس مین | ماگہہ مین | پہاگن مین | چیت مین |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۹-۳۰-۱ | ۲۶-۲۷-۲۸ | ۲۴-۲۵-۲۶ | ۲۱-۲۲-۲۳ | ۱۹-۲۰-۲۱ | ۱۶-۱۷-۱۸ |
| ۱۴-۱۵-۱۶ | ۱۱-۱۲-۱۳ | ۹-۱۰-۱۱ | ۶-۷-۸ | ۴-۵-۶ | ۱-۲-۳ |

محرم

۱-۳-۱۱

رجب

| ۲۰-۱۴ | ۱۳-۱۲ |
|---|---|

| یہ تاریخیں ہیں حسب ارشاد جناب امام جعفر صادق ہر کام کیلئے بری ہیں | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| محرم | صفر | ربیع الاول | ربیع الثانی | جمادی الاول | جمادی الثانی |
| ۲۲ | ۱۰ | ۴ | ۲۸ | ۲۸ | ۱۲ |
| رجب | شعبان | ماہ رمضان | شوال | ذی قعدہ | ذی حجہ |
| ۱۱ | ۲۶ | ۲۴ | ۲ | ۲۸ | ۲۸ |

| یہ تاریخیں ہیں ہر مہینے کی بری ہیں بیت | | |
|---|---|---|
| سہ[۳] و پنج[۵] و سیزدھم[۱۳] شانزدہ | | بست و یک بست و چہار و بست و پنج |

| نام چہاردہ معصوم | کنیت | لقب | مولد و سنہ ولادت | مدفن و سنہ وفات | نام قاتل و سبب وفات |
|---|---|---|---|---|---|
| محمد | ابو القاسم | مصطفےٰ | مکہ شعب ابوطالب عام الفیل | مدینہ حجرہ طاہرہ سنہ ۱۱ھ | یہودیہ - زہر |
| فاطمہ | ام الحسن ام الحسین وام الحسنین وام الائمہ | زہرا زکیہ مریم کبریٰ صدیقہ | مکہ معظمہ سنہ ۵ بعثت پیغمبر | مدینہ حجرہ طاہرہ سنہ ۱۱ھ | • |
| علی | ابو تراب ابو الحسن | مرتضےٰ | خانہ کعبہ سنہ ۱۲ عام الفیل | نجف اشرف سنہ ۴۰ھ | ابن ملجم شمشیر زہر |
| حسن | ابو محمد | مجتبےٰ | مدینہ سنہ ۲ھ | مدینہ جنت البقیع بعد سنہ ۵۰ھ | اسماء زہر |
| حسین | ابو عبد اللہ | شہید و سید الشہدا | مدینہ منورہ سنہ ۴ھ | کربلائے معلی سنہ ۶۱ھ | خنجر شمشیر |
| علی | ابو محمد و ابو الحسن | زین العابدین سید الساجدین | مدینہ منورہ سنہ ۳۷ھ | مدینہ منورہ جنت البقیع سنہ ۹۵ھ | ہشام یا ولید زہر |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | ھ | منصور زہر |
| | | | | کاظمین سنہ ۱۸۳ھ | ہارون رشید زہر |
| | | رضا | مدینہ سنہ ۱۴۸ھ | خراسان سنہ ۲۰۳ھ | مامون رشید زہر |
| محمدؑ | ابو جعفرؑ | جواد و تقی و قانع و عالم | مدینہ سنہ ۱۹۵ھ | کاظمین سنہ ۲۲۰ھ | معتصم زہر |
| علیؑ | ابو الحسن | نقی و ہادی | حوالی مدینہ مرایعد سنہ ۲۱۴ھ | سامرہ سنہ ۲۵۴ھ | معتمد عباسی زہر |
| حسنؑ | ابو محمدؑ | عسکریؑ | مدینہ منورہ سنہ ۲۳۲ھ | سامرہ سنہ ۲۶۰ھ | معتمد عباسی زہر |
| محمدؑ | ابو القاسم | الخلف المہدی الحجۃ قائم بالخلق ۔ | سامرہ بعد سنہ ۳۲۱ھ | غیبت سامرہ سنہ ۳۲۵ھ | تجسس ظلمہ |

## تاریخ ماہ و روز ولادت چہاردہ معصومین علیہم السلام ۔ یہ تاریخ ہر کام کیلئے بہتر ہے

| ماہ | تاریخ | روز | اسماء مبارکہ چہاردہ معصومین علیہم السلام |
|---|---|---|---|
| محرم | ۰ | ۰ | ۰ |
| صفر | ۳ | دوشنبہ | محمدؑ باقر ۔ و موسیٰ کاظم ۷ و ۱۷ ۔ یکشنبہ |
| ربیع الاول | ۱۷ | جمعہ | محمدؐ الرسول اللہ ۔ و جعفر صادق ۱۷ ۔ دوشنبہ |
| ربیع الثانی | ۱۰ او ۴ | دوشنبہ | امام حسنؑ ۔ عسکری علیہ السلام ۔ |
| جمادی الاول | ۱۵ او ۵ و ۲ | شنبہ و جمعہ و یکشنبہ | زین العابدین علیہ السلام |
| جمادی الثانی | ۲۰ | جمعہ | فاطمہؑ زہرہ صلواۃ اللہ علیہا ۔ |
| رجب | ۱۳ ۔ | ، | علیؑ مرتضےٰ و محمدؑ تقی ۱۰ ۔ و علی نقی ۲ ۔ |
| شعبان | ۳ | پنجشنبہ | امام حسینؑ و امام مہدی ۱۵ ۔ جمعہ ۔ |
| رمضان | ۱۵ | سہ شنبہ | امام حسنؑ ۔ |
| شوال | ۰ | ۰ | ۰ ۰ |
| ذی قعدہ | ۱۱ و ۲۱ | پنجشنبہ | امام موسیٰ رضا ۔ |
| ذی حجہ | ۰ | ۰ | ۰ |

| ماہ ہا | تاریخہائے سعد و نحس — سفیدی علامت سعد ہے اور سیاہی علامت نحس ہے | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| محرم | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | | | | | | | |
| صفر | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | | | | | | | |
| ربیع الاول | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | | | | | | |
| ربیع الثانی | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | | | | | | |
| جمادی الاول | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | | | | | | |
| جمادی الثانی | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | | | | | | |
| رجب | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | | | | | |
| شعبان | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۲ | ۲۴ | | | | | |
| رمضان | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | | | | |
| شوال | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | | | |
| ذی قعدہ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | | |
| ذی حجہ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ [illegible] |

شہ

۱۱۰

سنہ ۱۳۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الجنۃ للمومنین و النار للمشرکین الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ و حبیبہ و خلیلہ و صفیہ و نجیہ و سید رسلہ و خاتم انبیائہ محمد و اہلبیتہ الطیبین الطاہرین المعصومین و اصحابہ المکرمین المنتجبین الصالحین التابعین۔ اما بعد احقر العباد دلم یز لی امیر کاظم علی ابن میر جعفر علی غفر اللہ ذنوبہما عرض کرتا ہے کہ جب یہ رسالہ مسلمی بچراغ ہدایت عاصی نے دیکھا تو فی الواقع چراغ ہدایت نہین بلکہ شمس الہدایت کہنا چاہیئے عام لوگون کے لئے مثل اطفال مومنین کے کہ ابتدا مین تعلیم اس رسالہ کی نہایت مفید و کافی ہو گی مگر البتہ چند اذکار بھی مبتدیون کے لئے گوش زد رہنا بہت ضرور ہے اور وہ رسالۂ مذکورہ مین نہ تھے لہذا چند سطور بطور ضمیمہ اس رسالہ سے ملحق کی گئین۔ وفقنا اللہ و ایاکم لابتغاء مرضاتہ و سلوک سبیل طاعاتہ فی جمیع اناء اللیل و النہار بالنبی و آلہ الاطہار

ت
ماننا
ت خداوند عالم
ہ دلہ تا وقتیکہ کسی شخص
ہو اوسکی شان وعظمت قلب پر حاوی نہ ہوگی

اور جبتک کہ کسی شخص کی شان وعظمت قلب پر حاوی نہ ہوتب تک اوسکی اطاعت کما حقہ نہ ہوسکے گی اسیطرح جبتک معرفت جناب احدیت عز اسمہ نہ حاصل ہو ممکن نہین کہ اوسکی طاعت وعبادت کما ینبغی ہوسکے اور حق سبحانہ تعالی کی معرفت ایمان کی جزمین داخل ہے اب ضرور ہوا کہ پہلے تعریف ایمان کی بیان کیجاوے چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ ایمان کے کتنے اجزا ہین ارشاد ہوا کہ تین جز ہین اول یقین دل کے ساتہ دوم اقرار زبان کے ساتہ سوم عمل اعضاء کے ساتہ پس جو شخص اصول خمسہ کو کہ توحید وعدل ونبوت وامامت وقیامت مراد ہین اور جس سے ایمان مقصود ہے اپنے دلسے یقین کرے مع صفات ثبوتیہ وسلبیہ کے تو پہر اوس سے نافرمانی ہرگز وقوع مین نہ آئے گی اسلئے کہ جب یقین ہے کہ خداوند عالم عالم ہے یا مرئی ہے یعنی ہمارے ظاہر وباطن کے حال سے واقف ہے اور ہم کو ہر حالتمین دیکہتا ہے تو ہرگز ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ ہم سامنے اوس کے وہ کام کرین کہ جو اوسکی مرضی کے خلاف ہو

(دربیان اول بیان تعریف ایمان)

نا ...

ہو تو اس سے صد

کس لئے کہ اگر یقین خدا ...

نہ ہوتا اور جب وہ شخص مرتکب ہوا تو معلوم ہوا کہ خدا کو وہ عالم نہ سمجھا
اور جب وہ خدا کو عالم نہ سمجھا تو اوس کو ایمان حاصل نہین ہے چنانچہ
حدیث شریف جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موید اس بیان
کی ہے اور معنی اوسکے اردو مین یہ ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہی
تو اوس سے ایمان دور ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے مطلب
اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جو مومن ہی وہ کبھی گناہ کبیرہ عمداً نہین کرے گا
کس لئے کہ وہ منافی اصول خمسہ کا ہی اور جب اصول خمسہ مین یہ شخص کامل نہین تو
اوسکو مومن نہین کہہ سکتے اور اگر بہ مقتضائی بشریت کہ معصوم نہین ہی کوئی گناہ
کبیرہ سرزد ہو جائے تو فوراً پشیمان و نادم و منفعل ہوگا اور اپنے گناہ پر معترف
و مقر ہوگا اور فوراً توبہ کریگا **موعظہ** دوم بیان گناہان کبائر مین -
جاننا چاہیئے کہ جبتک کوئی شخص گناہ سے واقف ہی نہ ہو تو معصیت سی
کیونکر محفوظ رہ سکتا ہی لہذا ضرور ہوا کہ تفصیل گناہان کبیرہ کی بیان کیجاوی اور گناہ
کبیرہ وہ ہی کہ جسکے ارتکاب سی اور توبہ نکرنیسے انسان خسر الدنیا والآخرۃ -
ہوجاتا ہی اور نوبت مرتد اور ملحد ہونیکی ہو جاتی ہے اور اصل تعریف گناہان کبائر

موعظہ دوم بیان گناہان کبائر

ہے

ہیاہ

رتعداد گناہان

پیدکتب معتبرہ سے اخذ کرکے لکہے

ہین - (۱) شرک بخدا یعنی خدا اور رسول پر ایمان نہ لانا (۲) قتل مومن بہ ناحق عمداً (۳) قذف یعنی نسبت زنا یا لواطہ کی کسی کیطرف کرنا خواہ نسبت فاعلیت یا مفعولیت ہو (۴) کہانا مال یتیم کا بہ ظلم وستم (۵) زنا کرنا زن شوہر دار سے اور محرمات نسبیہ مثل مادر وخواہر ودختر کے بلکہ مطلق زنا گناہ کبیرہ ہے (۶) بہاگنا جنگ واجب سے جہاد مین (۷) عقوق والدین یعنی مان باپ کے عاق ہونا (۸) دو زبان ہونا یعنی حضوری مین مدح اور غائبانہ ذم (۹) سحر یعنی جادو کرنا (۱۰) جہوٹی قسم کہانا (۱۱) شراب پینا (۱۲) قمار بازی یعنی شطرنج ونرد وگنجفہ وجوا کہیلنا (۱۳) توڑنا بیعت وعہد کا جو ساتہ رسولخدا وائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے ہو (۱۴) عمل مین لانا حرم مکہ معظمہ مین اون چیزون کا کہ جنکو شارع علیہم السلام نے منع کیا ہو مثل شکار کبوتران حرم (۱۵) مایوس ہونا رحمت خدا سے (۱۶) ایمن ہونا مکر وعذاب خدا سے (۱۷) خرید وفروخت مین بحسب کیل ووزن کم دینا اور زیادہ لینا (۱۸) غنا یعنی گانا سننا یا خود مباشر ہونا (۱۹) لواطہ اور لواطہ اوسکو کہتے ہین کہ دبر مین مرد کے دخول نہ ہو اگر داخل ہو چکا ہے تو کفر ہے (۲۰) سرقہ یعنی چوری - (۲۱) غیبت مومن جو معلن الفسق نہ ہو کرنا یا سننا (۲۲)

بیان ایمان ونہ کفر

(۲۶) کفار

(۲۸) مال حرام مین

حقیر جاننا گناہ صغیرہ کا (۳۱) استخفاف کعبہ معظمہ (۳۲) ظلم کرنا
مسلمانون پر (۳۳) اعانت ظالمان بر ظلم (۳۴) ترک اعانت مظلوم
(۳۵) رجوع کرنا طرف ظلمہ کے (۳۶) فتنہ وفساد کرنا لوگون مین (۳۷)
رشوت لینا اور دینا (۳۸) لہو ولعب مین مشغول ہونا مثل دف وطنبور
وغیرہ کے (۳۹) خیانت کرنا مال مردم مین (۴۰) نقض عہد ونذر وقسم
(۴۱) قطع رحم یعنی عزیزون کی رعایت نکرنا (توڑنا) (۴۲) امور آیندہ کی خبر دینا بہ تسخیر
جن یا بہ حساب نجوم ورمل وغیرہ کے (۴۳) ترک حج باوجود استطاعت بدون
عذر شرعی (۴۴) ترک جہاد کفار سے (۴۵) خمس نہ نکالنا (۴۶) زکوۃ
واجب نہ دینا (۴۷) گمراہ ہونا راہ حق سے (۴۸) گمراہ کرنا (۴۹) علوم
دین کا چہپانا اور کسی کو تعلیم نہ کرنا (۵۰) احکام دین سے استہزا کرنا (۵۱) اعتراض
بر فعل وقول وحکمت حق سبحانہ تعالے (۵۲) ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر
(۵۳) حمایت کرنا امر ناحق مین (۵۴) استکبار وتانی کرنا سیکھنے سی احکام
الہی کے (سستی) (۵۵) تکبر وغرور کرنا (۵۶) حسد (۵۷) عداوت مومنون کے
اور ڈرانا او نکا (۵۸) قو دیعنے کٹنا پا کرنا واسطۂ حرام مین ہو جانا (۵۹)
مساحقہ یعنے عورت اپنی فرج کو دوسری عورت کی فرج پر گہسے یہ فعل زنا سی بدتر ہے

ظاہر
لعن کرنا
ر مومن کے (۶۶)
ر ما عیوب پوشیدہ مومن کے (۶۸) حقیر
بھہ ر ں (۶۹) فریب دینا مسلمانون کو (۷۰) فحش بکنا اور گالی دینا خواہ روبرو
ہو خواہ پیچھے (۷۱) اہل بدعت کی ہمنشینی کرنا (۷۲) بدعت دین مین پیدا کرنا
(۷۳) بیٹھنا بلا ضرورت جہان شراب پی جاتی ہو (۷۴) داخل نسب اور خارج
نسب ہونا (۷۵) روزہ ماہِ رمضانکا بلا عذر شرعی نہ رکھنا (۷۶) پینا اوس
چیز کا کہ جو مست کرنیوالی ہو مثل سیندہی وغیرہ کے (۷۷) افترا و بہتان باندہنا
کسی مومن پر (۷۸) ایسا کام کرنا جس سے کسی مومن کے ماں باپ کو دشنام دین
(۷۹) ضرر پہونچانا وصیت مین وارث کے (۸۰) قطع کرنا عضو کسی مومن کا
ناحق (۸۱) حکم کرنا خلاف حق پر (۸۲) اذیت و اہانت مومنین
(۸۳) قطع طریق یعنے راستہ بند کرنا (۸۴) عیال کو اپنی ضائع کر رکہنا اور
اونکی خبر گیری سے دست بردار ہونا (۸۵) حُب دنیا (۸۶) محبت باکفار
(۸۷) ایسے مقام پر رہنا جہان اپنی دین کی حفاظت پر قادر نہو (۸۸) منع
کرنا ماعون سے (۸۹) اپنے شہر اور اپنی قوم وقبیلہ کے بد لوگونکو نیک سمجہنا غیر شہر اور
غیر محلہ وقبیلہ کے نیک لوگونسے (۹۰) عُجب یعنی خوش ہونا اپنی عمل اور عبادت پر
اس طور سے کہ یہ عمل میرا ہی اور مینے کیا ہے -
پس یہ سب گناہان کبائرہین انسانکو چاہئے کہ انسے پرہیز کرے اور گناہ صغیرہ
پر اصرار نہ کرے کہ وہ بہی کبیرہ ہو جاتے ہین اور بعد گناہ کبیرہ کے اگر توبہ و استغفا

و

فرما

شریف مین ایسا و دہو،

کیا اور فوراً توبہ نہین کی او

بے پروائی توبہ سے یہ بہی گناہ کبیرہ ہی اگر دو دقیقہ دیر کی تو چار گناہ کبیرہ ہوا ور اگر
تین دقیقہ دیر کی تو آٹھ گناہ کبیرہ ہوئے علی ہذا القیاس مضاعف ہوتے جاتے ہین
جب ایک شب و روز گذر جائے اور توبہ نہ کرے تو تمام دنیا کے جہاڑون کے پتون سے
اور جنگل کی ریگ سے اور جانورونکے بالونسے اور آسمان کے ستارونسے زیادہ ہو جاتے
ہین اگر درمیان زمین و آسمان کی ریگ بہر جائے تو گناہ کبیرہ اوسکے اوس سے بہی زیادہ
ہو جائینگے انتہا یہ ہی کہ سوائے جناب اقدس الہی کے اوسکا کوئی شمار نہین کرسکتا معاذ اللہ
اور شروط توبہ کے جو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمائے ہین وہ یہ ہین ۔
پہلے[1] ندامت گناہان گذشتہ پر دوسرے[2] قصد کرنا کہ پہر کبہی اوس گناہ کو
نہ کرونگا تیسرے[3] لوگون کے حقوق کو ادا کرنا چوتہے[4] ہر ایک واجب اور فریضہ کو
بجالانا پانچوین[5] گہلانا اوس گوشت کا کہ جو گناہون سے پیدا ہوا ہو بسبب حزن و
خوف خدا کے چہٹے[6] یہ کہ چکہاوے اپنے جسم کو الم اطاعت و عبادت جیسا کہ چکہایا ہے
تونے اوسکو حلاوت معصیت کی پس اوسوقت کہے تو (استغفر اللہ) بحضور
قلب اور گریہ وزاری اور عجز و انکساری کرے درگاہ غفور و رحیم مین تو انشاء اللہ
تعالی ارحم الراحمین اوسکے گناہون کو بخش دے گا ۔

## موعظہ سیوم بیانمین نوافل شب و روز و نماز تہجد کے ۔ جاننا چاہیے کہ جناب

ان نوافل [illegible]

بیرا گے
یہ بہی ارشاد ہوا
رتا ہون پس معلوم ہوا
ہمارا معبود حقیقی ہی ہم کو یاد کریگا اور
ہے
یا دجناب حق سبحانہ تعالی جل ذکرہ کے اقسام ہین واجب و سنت بجالانا سمجہہ کے
اور حرام و مکروہ سی پرہیز کرنا سمجہہ کے جب ان چارون باتون کو جو شخص عمل مین لایا
اوسنے یاد خدا کی اور جسنے یاد خدا کی وہ دوست خدا کا ہوا اور جب یہ دوست خدا کا
ہوا خداوند عالم عز اسمہٗ دوست اوس کا ہوا خصوصاً نوافل یومیہ کہ جناب
علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہین کہ نوافل متمم و مکمل نماز فرائض ہین
یعنے بغیر نوافل کے نہ پڑہینگے نماز فریضہ پوری نہین ہوتی اور جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جو شخص نوافل نہ بجا لائیگا تو اوس کا حشر
اون لوگو نمین ہوگا جن لوگون نے میری حرمت کو ضائع کیا اور ایک علامت
مومن کی یہ ہی کہ ۵۱ رکعت نماز فرائض و نوافل شب و روز مین ملا کر پڑہے سترہ
رکعت یومیہ فرض ہین جیسا کہ اوپر کے رسالہ مین ذکر ہوا۔ اب رہین چونتیس
رکعت نوافل وہ اس ترتیب سی ادا کرین کہ چار دوگانے نماز ظہر پڑہنے کے آگے
پڑہے اور چار دوگانے نماز عصر پڑہنے کی آگے پڑہے اور دو دوگانے نماز مغرب
کے بعد پڑہے اور ایک دوگانہ نماز عشا کے بعد بیٹہہ کر پڑہے کہ جسکو وتیرہ کہتے ہین
اور چار دوگانے بعد آدہی رات کے پڑہے کہ جسکو نماز شب و تہجد کہتے ہین بعد
اوسکے اور ایک دوگانہ پڑہے کہ جسکو نماز شفعہ کہتے ہین بعد اوسکے اور
ایک رکعت پڑہے کہ جسکو نماز وتر کہتے ہین اور جب صبح صادق ہو تو اسوقت

اسلئے نماز جمعہ مین سستی کرتے ہین - لہذا عاصی فضائل نماز جمعہ کو اختصارا
بیان کرتا ہے اگر کسی کو شوق ہو تو کتب احادیث دیکھ لے - اول یہ ہے کہ
جناب قدس الہی عز اسمہٗ نے قرآن مجید مین کس تاکید سے نماز جمعہ کے ادا
کرنیکو سورۂ جمعہ مین ارشاد فرمایا ہے (یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ
مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)
ظاہر ترجمہ اس آیہ وافی ہدایہ کا یہ ہے کہ اے وہ جو گ کہ ایمان لائے ہو جس وقت جمعہ کے
روز موذن اذان دیوے واسطے نماز جمعہ کے پس سعی کرو تم طرف ذکر خدا یعنے واسطے نماز
جمعہ پڑہنے کے دوڑو اور چھوڑو تجارت کو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے یعنی نماز جمعہ
پڑہنا اگر تم جانو - پس معلوم ہوا کہ بڑی تہدید کے ساتہ حکم نماز جمعہ کا ہوا ہے اور جناب
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ (مَنْ اَدَّا حَقَّ الْجُمُعَۃِ فَکَانَ
حَقَّہٗ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ) یعنے جو شخص کہ ادا کرے حق جمعہ کا پس ہو گیا
حق اوسکا اللہ جل شانہ پر کہ داخل کرے اوسی بہشت مین اور حق جمعہ یہ ہے کہ روز
جمعہ نماز جمعہ پڑہے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اصحاب
کبار زمانے مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمعہ کی نماز کی تیاری
یوم پنجشنبہ سے کیا کرتے تھے پس مومنین پر واجب اور لازم ہے کہ متابعت

بیان فضیلت نماز جمعہ

ایسی
کے طریقہ پر
پیش نماز ہو وہ نماز
لکھے گئی ہین مگر چونکہ اس بلدہ پر

ینا له

ین جو عمل

جاری ہوا اور سب

ت ریتس نہین اور اسوقت مین نماز جمعہ

نماز ظہر سے متصل ہونیمین کسی کو کلام نہین اور متقدمین بہی اسی کا حکم دیتے آئی

اور ایسا ہی عمل جاری رہا۔ چنانچہ عالم علوم ربانی جناب شیخ بہاء الدین عاملی

اعلی اللہ مقامہ کتاب جامع عباسی مین تحریر فرماتے ہین (اما چون ثواب نماز جمعہ

بیشتر از ثواب نماز ظہر است اولی آنست کہ بجائی نماز ظہر نماز جمعہ گذاردہ شود)

اور جناب خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی علی اللہ مقامہ فی الفرادیس الجنان

کتاب صراط النجات کہ جسکو حدیث اعرابی بھی کہتے ہین اوسمین تحریر فرماتے ہین

(دیگر از اعظم گناہان ترک عبادات و فرایض است خواہ کل و خواہ بعض و

ترک و انکار بعضے از ضروریات دین نمودن باستدلالات واہی و لوچ مثل

آیات و احادیث بر نفی نماز جمعہ یعنی وجوب عینی آنہا جا بجا کنند دست و پا زنند

وگاہی گویند واجب تخیریست وگاہی گویند حرام است وگاہے گویند امام

اصل باید بکند وگاہے گویند افضل فردین در تخییر جمعہ است و نہ کنند درین وقت

شنیدم کہ فاضلے فرمودہ است (اَفضَلُ الفَردَینِ الجُمعَۃُ وَتَرکُہٗ اَحوَط)

وندانستم کہ این را از کجا میگوید وگاہے میگویند کہ اگر جمعہ واجب است چرا

ملا فلان نمی کند واین عقیل وملا خلیل قزوینی حرام میدانند ما نیز حرام میدانیم

غرض تارک نماز جمعہ منافق است والسلام (انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ)

اس سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ تارک نماز جمعہ منافق ہے اور اوس سے ہر مومن کو

ار

ہین نوبو ب وسقایہ ر

المازندرانی اعلی اللہ مقامہ

فرماتے ہین کہ (درین بلاد اگر بجا بیاورم منافی تقیہ خواہد بود واللہ العالم بحقائق کلامہ) اور اصل تحریر حضرت کی مہری عاصی کے پاس موجود ہی جو چاہین دیکہہ لین اس سی صاف ظاہر ہے کہ سبب عدم ادائی نماز جمعہ تقیہ ہی والا اور کوئی باعث نہین اور چونکہ اس بلدہ مین اس قسم کا تقیہ ضرور نہین لہذا یہان نماز جمعہ پڑہنا ضرور ہی اور خیالات فاسدہ کو دلمین جگہ دینا اور عبادت خدا مین تعویق و تانی کہ علامت منافقیت ہی کرنا بالکل خلاف کمال ایمان ہی بہ لحاظ اختصار بہت کم دلائل بیان ہوئے والا عاصی اور ادلہ پیش کرتا پس اب مومنین کو چاہیے کہ نماز جمعہ ضرور ادا کرین اور ثواب حاصل کرین اور مستحق جنت ہو جائین اور اوسکی تارک ہو کر منافقین مین داخل نہ ہون ۔ (وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ) اب جاننا چاہئی کہ نماز جمعہ کعت مین مثل نماز صبح کے اور شروط اوسکے یہ ہین ۔ اول یہ ہے کہ ایک فرسخ کے اندر دو نماز جمعہ نہ ہون ۔ دوسرے جماعت سی پڑہی جائے تیسرے اوس جماعت مین پانچ آدمی ہون سوائے پیش نماز کے ۔ چوتھے قبل نماز خطیب دو خطبے کہڑے ہو کر پڑہی کہ جسمین حمد خدا اور صلواۃ محمد و آل محمد ہو اور اون پانچ آدمیون یا زیادہ کو سنائے اور وقت اس نماز کا بعد زوال آفتاب ہے یہانتک کہ سایہ شاخص کے برابر ہو اور مستحب ہی کہ رکعت اول مین بعد سورۂ حمد کے

بیان شرائط نماز جمعہ

قون

وغیرہ کے ذکر

وسلین مین فصل

جابجایش کے جاننا چاہیئے کہ آب کر

اوسو ... قات نجاست سے نجس نہوگر بسبب تغیر رنگ نبو و ذایقہ بشرطیکہ
عین نجاست سے ہو متنجس سے پس عاصی نے واسطے تسہیل مومنین کے کہ اکثر اوسکی
ضرورت ہوتی ہی مقدار کر کو بہ تحقیق حساب کے لکہا۔ واضح ہو کہ مقدار کر کا ساڑھے
تین بالشت ہی طول و عرض و عمق مین مربع کہ جسکے جملہ تینتالیس بالشت مین اور ایک بالشت کا
آٹہوان حصہ کم ہوتا ہے پس یہ مقدار کر ہے اور تحقیق اوسکی ذیل مین ہے۔

## تحقیق کر حسب قاعدہ حساب

پہلے ساڑہی تین بالشت عرض کو ساڑہے تین بالشت طول مین ضرب اس طور دینا چاہیئے
کہ اول ساڑہے تین کو تین مرتبہ جمع کرو تو ساڑہے دس ہوتے ہین پہر ساڑہی تین
کا نصف پونے دو ہوتے ہین۔ ساڑہی دس کو پونے دو مین جمع کئے تو سوا بارہ
ہوتے ہین سوا بارہ کو ساڑہی تین مین اس طور سے ضرب دو کہ پہلے سوا بارہ کو
تین مرتبہ ضرب دو تو پونے سینتیس ہوتے ہین اسمین سوا بارا کا نصف چہہ آدہ پاؤ
ہوتے ہین چہہ آدہ پاؤ کو پونے سینتیس مین جمع کئے تو ۴۲ بالشت اور ایک بالشت
کا آٹہوان حصہ کم ہوتا ہی جملہ آدہ پاؤ کم تینتالیس بالشت ہوتے ہین اور بالشت متعارف
ہو نہ بڑا ہو نہ چھوٹا۔ فصل دوم درمیان تحقیق کر حسب وزن آثار حیدرآباد
فرخندہ بنیاد دکن۔ (۱۲۰۰) رطل عراقی کا ایک کر ہوتا ہی۔ ہر رطل عراقی (۱۳۰)
درہم شرعی کا ہوتا ہی۔ درہم شرعی (۴۸) جو متوسط کا ہوتا ہی (۴۸) جو متوسط تخمیناً

پڑی

جب ڈکار اٹہائی سہ

ایک رطل عراقی (۲۷) تولہ ر

دینی سے دس من سوا چہہ سیر پختہ پانی ہوا او

عراقی (۲۷) تولہ (۱) ماشہ کا ہوتا ہی اور (۱۲۰۰) رطل عراقی کا ایک کر ہوتا ہی اب ایک ماشے کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینی سے (۱۰۰) تولہ ہوئے جسکا سوا سیر ہوا اب رہی (۲۷) تولہ اوسمین (۷) تولے کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینے سی (۱۰۵) سیر ہوئے اور چالیس سیر کے من کے حساب سے (۱۰۵) سیر کے دو من پچیس سیر ہوئے اور (۲۰) تولہ کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینی سے (۳۰۰) سیر حیدرآباد کے ہوئے (۳۰۰) سیر کے من بنائے تو ساڑہی سات من ہوئے۔ سوا سیر اور دو من پچیس سیر اور سات من بیس سیر۔ کو جمع کئے تو دس من سوا چہہ سیر حیدرآباد کے پورے ہوتے ہین پس یہ آب کر ہی۔ **موعظہ ششم۔ دربیان نماز قصر و تحقیق مسافت**

واضح ہو۔ کہ آٹہہ فرسخ پر نماز قصر ہوتی ہے مگر سفر مباح ہو مثل تجارت وغیرہ کے اور اپنے مکان سی سید ہا بقصد سفر آٹہہ فرسخ چلے جائی یا چار فرسخ جاوے اور پہر اوسیوقت پلٹے کہ آنے اور جانے مین آٹہہ فرسخ ہو جائین اور جہان جانے کا قصد ہے وہان دس روز سے کم رہنے کا ارادہ کرے اگر دس دن اقامہ کا قصد کرے۔ یا زیادہ کا تو قصر نہین کریگا۔ اور قطع سفر ہوتا ہی جسوقت کہ پہونچے اپنے شہر کو پس ان صورتون مین نماز قصر ہوگی یعنے چار رکعتی نماز کو دو رکعت

موعظہ ششم بیان نماز قصر مین

۔ ہ کا ہوتا ہی۔ او میل

یہ قدم کا ہوتا ہی۔ اس حساب سے

ن۔ مدینہ پر لہ جیسے آدھا میل کم چودہ کوس یقیناً ہونے

مین قصر کرنا واجب ہی۔ پس جو شخص حسب شروط متذکرۂ بالا آدھا میل کم چودہ

کوس جاوی یا آنے جانیمین آدھا میل کم چودہ کوس ہون تو وہ نماز قصر

کرے یعنی جو نماز کہ چار رکعت ہی اوسکی دو رکعت پڑھے

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

# التماس

چراغ ہدایت کا رسالہ جہالت کی تاریکی کے لئے مشعل ہدایت ہی اسکی

روشنی سے دین کے راستے ارباب بصیرت کو بخوبی نظر آسکتے ہین اور اسکے نور سے

مسائل کے پیچیدہ کونچون مین اصحاب معرفت باسانی راہ پا سکتے ہین ہندوستان بمبئی

مدراس وغیرہ مین اسنے باوقات مختلفہ بلکہ بالسنۂ مختلفہ ضرور کہائی خود ہمارے

شہر لکھنؤ بہر مین معہ ضمیمہ سراج المواعظ لوٹ کہائی مگر شائقین نے پروانونکی طرح لو جانب

نظیر زر

پسند کیا اب

اسکے آگے گرد ہے اب اسو

کیونکہ خوبی اسکی اظہر من الشمس ورقائدہ

وقابل صحت تھی لہذا اس ہیچمدان بحت و لاعلم محض کو فرمان واجب الاذعان جناب مستطاب عمدۃ العلماء الکاملین زبدۃ الفضلاء المتبحرین سلطان الواعظین و سید العارفین العالم الکامل و الامام العادل صاحب الفوز والسعادہ امام الجمعۃ والجماعۃ مولانا و سیدنا مولوی میر کاظم علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی بنا بر صحت و ترتیب ہوا مگر مجھ میں یہ حوصلہ کہاں لیکن اتباعاً للامر اس کتاب کی صحت میں مصروف ہوا اور الحمد للہ کام انجام پایا اور بعد صحت و ترتیب ملاحظۂ اقدس اعلیٰ میں لایا از راہ غلام نوازی مہر و دستخط شریف سے عنوان کتاب کو مزین فرمایا چونکہ انسان کے لئے سہو لازم ہے کما قیل شعر السہو کشل عنصر الانسان ۔ فالمرء مرکب من النسیان ۔ کسی مقام پر کوئی غلطی یا اداے مطلب و انکشاف مدعا میں کوئی تسامح ہوا ہو مثل فانوس ذیل کرم سے چھپائیں یا قلم اصلاح سے صحت فرمائیں ۔

قطعۂ تاریخ

ہادی عالم ہدایت را چراغ | شمع بزم راستان شد بیمثال
صبح صادق کہکشان وش بہر طبع | بہر و احکام شریعت گفت سال

غرۂ رجب ۱۳۱۶ھ

ملتمسہٗ
مرزا بہادر علی

| | | |
|---|---|---|
| تیرا دوست ہی وہ جو خیر الوری | | محمد نبی مالک دو سرا |
| کہان وصف ہو مجھسے اسکا ادا | | ولیکن ہی میری یہی التجا |

زبان تا بود در دہان جای گیر
ثنای محمد بود دلپذیر — ۴

| | |
|---|---|
| وہ شاہ دو عالم امیر امم | سبہی واسطے جسکے لوح و قلم |
| سدا انکے چومین ملایک قدم | کرون اسکا رتبہ مین کیونکر رقم |

حبیب خدا اشرف انبیا
کہ عرش مجیدش بود متکا — ۵

| | |
|---|---|
| اگرچہ وہ پیدا ہوا خاک پر | گیا خاک سے پھر وہ افلاک پر |
| فدا اس تن پاک پر | تصدق ہو نہین اسکی فتراک پر |

سوار جہانگیر یکران براق
کہ بگذشت از قصر نیلی رواق — ۶

| | |
|---|---|
| تجھے اپنی غفلت پہ ہے کچھ نگاہ | غرض اور مین کیا کہون تجھسے آہ |

شعر ۸

ہمہ با ہوا و ہوش ساختے
دمی با مصالح نہ پرداختے

| | |
|---|---|
| رہا عمر بھر تو گنہ مین اسیر | کر اب کچھ رہائی کی فکر ای شریر |
| کمان اجل نت لگاتی ہی تیر | اگر کچھ سمجھ ہی تو ہرگز نظیر |

شعر ۹

مکن تکیہ بر عمر ناپایدار
مباش ایمن از بازی روزگار

| | |
|---|---|
| کرم کی مین کیا کیا کہون خوبیان | کرم کے ہین مداح اہل |
| کرم ہی نکونامی جاودان | جو کچھ فہم ہی تو یہہ سمجھ |

شعر ۱۰

دلا ہر کہ بنہاد خوان کرم
بشد نامدار جہان کرم

تو سالگذاری سدا
نہ تو نیکی کا ہو یکدم رہا

شعر

بھروسا نہ کچھ عمر فانی پہ کر
زمانی کی بازی سے مت ہو نڈر

شعر

سن اے دل لگایا جس نے بخشش کا خوان
جہان مین ہوا نامور بیگمان
کرم

| | | |
|---|---|---|
| کرم سے ہی عیش وطرب عز وجاہ | | کرم سے ہی سب رتبۂ و دستگاہ |
| | کرم مایۂ شادمانی بود<br>کرم حاصل زندگانی بود | ۱۲ |
| کرم یہان جنھون نے کیا ہی مدام<br>انھین لوگ کرتے ہین جھککر سلام | | ہوئے ہین بزرگی سے وہ نیکنام<br>کرم کا نہایت بڑا ہی مقام |
| اے زیادہ<br>زاحسان | ورای کرم در جہان کار نیست<br>وزین گرم تر هیچ بازار نیست | ۱۳ |
| کرم جنکو دنیا مین آیا پسند<br>کرم کا ہی پیشہ بہت ارجمند | | ہوئے ہین جہانمین وہی سربلند<br>کرم کر سداگر ہی تو ہوشمند |
| | دلے عالمے از کرم تازہ دار<br>جہان را زبخشش پرآوازہ دار | ۱۴ |

کرم مایۂ عیش ہی<br>کرم حاصل زیست ہی
۱۲

کرم سے ہوا نیکیوں کا ہی<br>کرم کا بڑا ہی
۱۳

کرم سے ول خلق کو تازہ رکھ<br>جہان کو کرم سے پرآوازہ رکھ
۱۴

| ذلیل اسکو کہتے ہین اور زشت خوار | کچھ اُسکی نہین قدر ای ہوشیار |
|---|---|

٢٤

بخیل ار چه باشد توانگر بمال
بخواری چو مفلس خورد گوشمال

| اگرچه عبادت ہی اُسکا چلن<br>بُری زہد کرنا ہی دیسے کٹھن | ریاضت مین کھینچے ہی رنج و محن<br>ولے شاہد اسکا یہی ہی سخن |
|---|---|

٢٥

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

| جو زر ہی ترے پاس اَے مہربان<br>بخیلی مین ہو ویگا تیرا زیان | تو خرچ اُسکو کر راه حق مین میان<br>نظیر اس سخن کو تو تحقیق جان |
|---|---|

٢٦

سخیان ز اموال بر می خورند
بخیلان غم سیم و زر می خورند

اگر مال سے عمده ہو وے بخیل
تو مانند مفلس کے ہو وے ذلیل
٢٥
جو زاہد ہو کنجوس تو جنتی
نہو وے یہ ہرگز بقول نبی
٢٦
سخی جو کہ ہین مال سے بہرہ پاتے ہین
غم زر مین کنجوس جی کو کھپاتے ہین

| | |
|---|---|
| کیا کر تواضع یہی ہے بھلا | ہر ایک اہلِ حق نے یوں ہی کہا |

تواضع کند مرد را سرفراز
تواضع بود سرور را سرطراز

۳۱

| | |
|---|---|
| بدن تو نے پایا جو انسان کا | تو ہرگز نہ کر کام حیوان کا |
| تکبر تو ہی کام شیطان کا | تواضع ہی باعث تری شان کا |

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
نزیبد ز مردم بجز مردمی

۲۶

| | |
|---|---|
| بڑی یوں تو دولت کی ہیں خوبیاں | ولے ایسی تواضع کی وہ عزوشان |
| کہ یہاں نام اور سیرِ فردوس ہاں | کہا ہے بزرگوں نے اے مہرباں |

تواضع کلیدِ درِ جنت ست
سرافرازی و جاه را زینت ست

۳۳

کُن ۳۱

| | |
|---|---|
| اگر ہی جہان مین تو حشمت پناہ | تواضع مین بڑھیگا تیرا عزّ و جاہ |
| تواضع ہی خورشید اور تو ہی ماہ | یقین کر یہی دل سے بے اشتباہ |

تواضع زیادت کند جاہ را
که از مهر پر تو بود ماه را ۳۲

| | |
|---|---|
| اگر چاہیے تجھکو یہان اعتبار | بزرگی ملے اور بڑھے افتخار |
| کرے تجھکو دل سے ہر اک شخص پیار | تو اسکو یقین جان ای غمگسار |

تواضع عزیزت کند در جهان
گرامی شوی پیش دلہا چو جان ۳۳

| | |
|---|---|
| دل اپنے مین تخم تواضع کو بو | عمل کی ثمر سے کشت تو سبز ہو |
| تواضع بغیر اک دم کو نکھو | یہی یاد رکھہ دلمین ای نیکخو |

کسی را که عادت تواضع بود
ز جاه و جلالش تمتع بود ۳۴

ص ۳۵

ملے تجھ سے جو آ کے جھککر تو مل — کھلا غنچۂ دل کو اور تو بھی کھل
تواضع کو رکھ آپ سے متصل — بلندی اسی مین ہی اے صاف دل

تواضع مدار از خلائق دریغ
که گردن ازان برکشیدی چو تیغ

ص ۳۶

نہین پاس رکھتا جو بہا سیم و زر — اور سہین تواضع کا کچھ بھی اثر
او سے لوگ کہتے ہین نیکو سیر — ولے قول سعدی کا ہی اسمین مگر

ص ۳۷

کسی را که گردن کشی در سرست
تواضع ازو یافتن خوشترست

تواضع جو کرتے ہین اسجا امیر — وہ ہین نیک پیش صغیر و کبیر
وہ ہوتے ہین سب کے بہت دلپذیر — جو دیکھا تو سچ ہی یہہ بات ای نظیر

ص ۳۸

تواضع ز گردن فرازان نکوست
گدا اگر تواضع کند خوی اوست

تکبّر جو کرتا ہی یہان
حذر اُس سے رکھتے ہین اہل وقار
یہی یاد رکھہ دل مین اے ہوشیار

۴۰
کسی را کہ خصلت تکبّر بود
سرش پر غرور و تصوّر بود

تکبّر سے ہوتا ہی جو آشنا
وہ بیگانہ ہی عقل سے اُٹھا
تکبّر سے کر خوف اى پارسا
تکبّر کی زشتی کہون تا کجا

۴۱
تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

بہت کھینچتا ہی جو اپنے تئین
وہ گرتا ہی آخر بروئے زمین
جو نادان ہین اسے واقف نہین
ولیکن یقین جان اى ہمنشین

۴۲
تکبر بود عادت جاہلان
تکبر نیاید ز صاحب دلان

چھین

۴۱

سنا تو نے کچھ کچھ تو اسکا بیان

سمجھ بوجھ مت کر تو اپنا زیان

نظیر اس تعجب مین ہی ایمیان

۴۴

چو دانی تکبر چرا می کنے

خطا می کنے و خطا می کنے

جسے دولتِ علم کہتے ہین یہان

مگر جہل پڑہ دلسے ای مہربان

وہی دولتِ بےخطر ہی میان

کہ ہی علم ہی دولتِ جاودان

در فضیلت علم

۴۵

بنی آدم از علم یابد کمال

نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

فضائل کی تجھ کو اگر ہی ہوس

وگر معرفت چاہیے ای نکتہ رس

پڑھا کر تو اور علم سے کر نہ بس

تو ہر حال مین ہر گھڑی ہر نفس

۴۶

چو شمع از پئے علم باید گداخت

کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

دگروا ب ا

شعر ۲۴

| | |
|---|---|
| عجب دولتِ علم کا ہی اثر | کرے خرچ اُسکو جو شام و سحر |
| بڑھے دمبدم اور رہے بے خطر | جو بے علم ہی کیا وہ سمجھے مگر |

خردمند باشد طلبگارِ علم
که گرم است پیوسته بازارِ علم

شعر ۴۸

| | |
|---|---|
| اِسی فن کو کہتے ہین کسب کمال | اِسیکا کتابو نمین ہی قیل و قال |
| اسی سے لایق اِسی سے مثال | تو لازم ہی یون اِسے ہمایون خصال |

برو دامن علم گیر استوار
که علمت رساند بدارُ القرار

شعر ۴۹

| | |
|---|---|
| اِسی سے معارف کی تحریر ہے | اسی سے حقایق کی تقریر ہے |
| اِسی سے معانی کی تفسیر ہے | یہی نیکبختی کی جاگیر ہے |

کسی را که شد در ازل بخت یار
طلب کردنِ علم کرد اختیار

شعر ۵۰

شعر ۴۷ بچے فرض ہی علم کا سیکھنا ہی واجب طلب مین پھر جانا

شعر ۴۸ ہشیار طلبگار ہی علم کا سدا گرم بازار ہی علم کا

شعر ۴۹ نہ سے دامن علم کو ہاتھ سے کہ جنت مین پہنچیگا اسکی ساتھ سے

شعر ۵۰ ازل مین جو کوئی ہوا بختور وہ کوشش سے سیکھتا ہی علم و ہنر

وز

۳ پره

۱۵۱

... رسم پیرد نظام

جسے علم ہے اُسکی توقیر ہے
جو بےعلم ہے اُسکی تحقیر ہے

بزرگی کے چہرے پہ تنویر ہے
نظیر اب یہی نیک تدبیر ہے

۱۵۲

میاموز جز علم گر عاقلے
کہ بے علم بودن بود غافلے

نہین علم ہے یہان جنھون نے پڑھا
نہین بیٹھیو تو پاس اُنکے ذرا

اُنھین لوگ کہتے ہین جاہل سدا
غرض اُنکے نزدیک ہرگز نجا

۱۵۳

دلا گر خردمندی و ہوشیار
مکن صحبت جاہلان اختیار

جو ہے جاہل اسکے نجا متصل
سدا دور رہ اُسسے ہرگز نہ مل

نہ اسکے سخن سے تو جون غنچہ کھل
جو چاہے بزرگی تو اتصاف دل

۱۵۴

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش
نہ آمیختہ چون شکر شیر باش

جو کرتا ہی جاہل

| کہ جاہل ہی بد عاقبت اور لعین | سمجھ نیک اسکو نہ ای خوش یقین |
|---|---|

شعر

ز جاہل نیاید جز افعالِ بد
وز و نشنود کس جز اقوالِ بد

| نڈال اپنی گردن مین ہرگز کمند | نکر جاہلون کی محبت پسند |
|---|---|
| یہہ قولِ بزرگان ہی اسی ہوشمند | ندے اسکی الفت مین دل کو گزند |

شعر

ترا اژدہا گر بود یارِ غار
ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

| نہین اسکو عقبیٰ سے حاصل ذرا | جہالت مین رہتا ہی جو مبتلا |
|---|---|
| انھین نے ہی تصدیق دل سے کیا | ہی ادراک جسکا نہایت رسا |

شعر

سرانجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

وہ ہی ننگ دنیا و عقبیٰ سرا
شعر
ہر کام بن پوچھ جاہل سے ہو
ہری بات بن پوچھ نہ اسکی سنو
شعر
اگر اژدہا یار ہو و ترا
تو وہ دو جہاں کا ہیگا بھلا
شعر
ہی دوزخ مین جاہل کی آخرت
کہ جاہل مقرر ہی بد عاقبت

سے رہتا ہے دلمین خفا

کسی نے نہین اُنکو رتبہ دیا
سبھون نے یہی اُنکے حق مین کہا

٦٠

سرِ جاہلان بر سرِ دار بہ
که جاہل بخواری گرفتار بہ

جہالت کا جس شخص مین ہے خمیر
ذلیل اسکو کہتے ہین برنا و پیر
وُہ رہتا ہے خفت مین ہردم اسیر
جو دیکھا تو سچ بات ہے اسی نظیر

٦١

چو جاہل کسی در جہان خوار نیست
که نادان تر از جاہلی کار نیست

ہوا ہے جو عالم مین تو بادشاہ
سبب عدل ہے اس عنایات کا
دیا ہے تجھے ملک و تاج ولوا
سمجھ یہہ سخنہای شہ ہما

در صفت عدل

٦٢

چو ایزد ترا این ہمہ کام داد
چرا بر نیاری سرانجام داد

۶۳

چرا عدل [illegible]

| | |
|---|---|
| جو کرتے ہین یہان عدل کا انتظام | وہ رہتے ہین عالم مین نت نیکنام |
| صفت انکی ہوتی ہی ہر صبح و شام | سمجھ اسکو ای شاہِ عالی مقام |

۶۴

چو نوشیروان عدل کرد اختیار
کنون نام نیک است ازو یادگار

| | |
|---|---|
| رہیگی تری عدل پر جو نگاہ | تو دولت رہیگی تری دیرگاہ |
| اگر ہی تجھے مال و حشمت کی چاہ | تو اسکو یقین جان ای بادشاہ |

۶۵

ترا مملکت پایداری کند
اگر معدلت دستیاری کند

| | |
|---|---|
| جو عادل رہیگا تو شام و سحر | کہینگے تجھے خسروِ دادگر |
| رہیگی تری مملکت خوب تر | یہہ خوبی جو چاہے تو ای بہرہ ور |

۶۶

جہان را بانصاف آباد دار
دلِ اہلِ انصاف را شاد دار

سنہ ۶۳
ہی آرائش سلطنت عدل کر
تری دل نہین ہی تو کچہ عدل کر

سنہ ۶۴
کیا عدل کسریٰ نے جو اختیار
تو ہی نام نیک اسکا اب یادگار

سنہ ۶۵
عدالت اگر تیری یاری کرے
تو پھر سلطنت پایداری کرے

سنہ ۶۶
عدالت سے عالم کو آباد رکھ
دلِ خلق کو دادرس شاد رکھ

ب

ب

تر

۶۵ش

... بود

بڑھتا ہی یہاں عدل عزّ و وقار
عدالت سے ہوتے ہیں سب کامگار

وہاں بھی ملے رتبہ و اعتبار
اِسے گوش دل سے سن اے شہریار

۶۸ش

جہان را بہ از عدل معمار نیست
کہ بالا تر از معدلت کار نیست

ہوئی جسکو یہاں معدلت دلپذیر
بہت خوش ہیں اُس سے صغیر و کبیر

بڑا صاحبِ بخت ہی وہ امیر
جو کی غور دلمیں تو سچ اے نظیر

۶۹ش

ز تاثیر عدل است آرام ملک
کہ از عدل حاصل شود کام ملک

سعادت سے ہوتے ہیں جو بہرہ ور
سعادت کا ہی کب ستم میں اثر

لغذی وہ کرتے نہیں اور پر
میاں اِس سخن کو بدل غور کر

۷۰ش

اگر خواہی از نیک بختی نشان
درِ ظلم بندی بر اہلِ جہان

| | |
|---|---|
| گلِ حکم کی گر تو دیکھے بہار<br>نہ بیداد سے رکھہ کسی دل پہ بار | تو کر ظلم کا دور خاطر سے خار<br>سمجھ لے یہی بات ای کامگار |

شعر ۳۲

خرابی ز بیداد بیند جہان
چو بستان خرم ز باد خزان

| | |
|---|---|
| ترے گھر جو ہی سلطنت کا نشان<br>اِسی مین ہی بس راحتِ جاودان | تو کر ظلم کو شہر سے بے نشان<br>یہی تجھہ کو لازم ہی ای مہربان |

شعر ۳۳

رعایت دریغ از رعیت مدار
مرادِ دلِ دادخواہان بر آر

| | |
|---|---|
| جو کرتا ہی یہان ظلم کو اختیار<br>بُرا اسکو کہتے ہین لیل و نہار | وہ ہوتا ہی دنیا و عقبیٰ مین خوار<br>سمجھہ رکھہ یہی بات ای تاجدار |

شعر ۳۴

ستم بر ضعیفانِ مسکین مکن
(جمع غریب)
کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

ستم کی روش جسنے دنیا مین لی
ملے عاقبت مین بھی شرمندگی

ہوئی اوسکو حاصل نہ کچھ بہتری
جو کچھ ہوش ہی تجھہ مین سن اے قوی

مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
بیندیش آخر ز تنگی گور

جو کرتا نہین ظلم سے اجتناب
سمجھتا نہین ہی وہ خانہ خراب

وہ ہوتا ہی آخر اسیر عتاب
ستانا دلونکا بڑا ہی عذاب

مکن مردم آزاری ای تندرای
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدای

[illegible]
اٹھا آہ کا مت دلونسے شرار

تیرا دشمن جان ہی وہ نابکار
اگر خیر چاہے تو آئی کامگار

بآزار مظلوم مایل مباش
ز دود دل خلق غافل مباش

نصیحت

شعر ۷۹

براآوردہ راہی

| | |
|---|---|
| خدا کا بڑا جسپر احسان ہی<br>بڑی آبرو اسکی اور شان ہی | قناعت کے گھر کا وہ مہمان ہی<br>خوشی خرمی اسکو ہر آن ہی |

در صفت قناعت

شعر ۸۰

دلا گر قناعت بدست آوری
در اقلیم راحت کنی سروری (بادشاہی)

| | |
|---|---|
| قناعت کی دولت ہے جس پاس یہان<br>نہین خطرہ آتا کوئی درمیان | وہ رہتا ہی آرام سے ہر زمان<br>تو دنیا کی دولت سے ہی مہربان |

شعر ۸۱

غنی گر نباشی مکن اضطراب (بیقرار)
که سلطان نخواهد خراج از خراب

| | |
|---|---|
| قناعت سے ہوتا ہی جو بہرہ ور<br>بصد عیش رہتا ہی وہ اپنے گھر | نہین دیکھتا ہی کسیکا وہ ڈر<br>اسے غور کر دلمین اسی پر ہنر |

شعر ۸۲

قناعت توانگر کند مرد را
خبر دہ حریص جہان گرد را

اگرچہ ... الٰہ

۸۳

لہ باسٹ ... افتخار

| | |
|---|---|
| قناعت کی دولت ہی یہاں اسقدر | نہ پہنچے جسے دولت سیم و زر |
| ہر ایکوقت رہتی ہی حق پر نظر | جو دیکھا تو دنیا مین شام و سحر |

۸۴

غنی را زر و سیم آرایش است
ولیکن فقیرا اندر آسایش است

| | |
|---|---|
| قناعت ہی سرمایۂ افتخار | قناعت مین ہی خوبی و افتخار |
| تجھے جسطرح رکھے پروردگار | اُسی مین تو راضی رہ ای دوستدار |

۸۵

قناعت بہر حال اولیٰ تر است
قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

| | |
|---|---|
| قناعت سے ہوتا ہی جو آشنا | وہی کام کرتا ہی یہاں عقل کا |
| اُسے دہی عشرت کا عسرت مزا | جفائے فلک سے تو ای دلربا |

۸۶

اگر تنگدستی و سختی منال
کہ پیش خرد مند ہیچ است مال

تجھے ہے

میان یہہ تقاضا نہین حسن کا — سوا اِس سخن کے لہون جیسے لیا

| | | |
|---|---|---|
| شعر ۸۸ | ایا مبتلا گشتی در دام حرص<br>شدہ مست و لایعقل از جام حرص | مست در دام حرص |

جو لالچ سے ہے جمع تو نے کیا — نہین اس سے مطلق تجھے فائدہ

فراہم کریگا گر اِسکے سوا — یہہ ہمراہ تیرے نہین آئیگا

| | | |
|---|---|---|
| شعر ۸۹ | گرفتم کہ اموال قارون تراست<br>همه نعمت ربع مسکون تراست | |

یہہ اسباب ہے جو ترے روبرو — نہ کر اسکی تحصیل مین جستجو

سمجھیو نہ اپنا اسے تو کبھو — نہین حال قارون سے آگاہ تو

| | | |
|---|---|---|
| شعر ۹۰ | بخواری شد آخر گرفتار خاک<br>چو بیچارگان با دلِ دردناک | |

یار ہے

شعر ۸۸

عبث حرص کے دام مین پھنسا — ہوا حرص سے مست و بیخود ہوا

شعر ۸۹

ہے بالفرض قارون کی دولت تجھے — ہے دنیا کی نعمت میسر تجھے

شعر ۹۰

تو آخر کو ہو ویگا ویون ہی خاک — کہ بیچارے ہوتے ہین جون دردناک

شعر

نہیں زر کے رہنے کا کچھ اعتبار

یہہ کرتا نہین ایک جا پر قرار
کہ اس آتش غم مین لیل و نہار

٩٢

چرا میگدازی ز سودای زر
چرا میکشی بار محنت چو خر

نہین حرص کی کچھ بھلی رسم و راہ
دکھاویگی ذِلّت تجھے اسکی چاہ

تو اپنے تئین اُسمین مت کر تباہ
تو طالب نہو اُسکا بس خواہمخواہ

٩٣

چرا می کشی محنت از بہر مال
کہ خواہد شدن ناگہان پایمال

اگرچہ روان زر سے ہی کاروبار
ذرا صبر کر اور نہ ہو بے قرار

پر اتنی بھی مت حرص کر اختیار
کہانتک کہون تجھسے ای میرے یار

٩٤

چنان عاشقِ روئے زر گشتۂ
کہ شوریدہ احوال و سرگشتۂ

کہ ہستی ...

۹۵

| | |
|---|---|
| اگر زندگی کا تو ہی قدردان | تو زر کی ہوس مین نکھو رائیگان |
| بھلی اور بری مین تفاوت یہان | اگر جانتا ہی تو اے مہربان |

۹۶

مکن عمر ضایع بہ تحصیل مال
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

| | |
|---|---|
| جسے دولت دین ہی یہان دلپذیر | اسیکو ہی وہان شادمانی کثیر |
| نہو فکر دنیا مین ہرگز اسیر | کہا ہی بزرگون نے یون اے نظیر |

۹۷

مبادا دل آن فرومایہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

| | |
|---|---|
| محبت مین ہین وہ جو اہل وفا | تو انکا ہی الفت مین رتبہ بڑا |
| بہت معتمد ہین وفا آشنا | اگر تجھکو بھی چاہیے مرتبا |

۹۸

در صفت وفا

دلا در وفا باش ثابت قدم
کہ بی سکہ رایج نباشد درم

۹۵
درم کی کہوتی جاو دلمین ہے
ندیم ندامت ہی ذوق اسکے سے

۹۶
نہ تحصیل مین مال کی عمر کھو
کہ موتی خزف سے کہ ہم نرخ ہو

۹۷
نہ کم ظرف کا دل کبھو شاد ہو
کہ دنیا کی خاطر وہ دین کو کھو

۹۸
وفا مین ہو ایدل تو ثابت قدم
کہ بن سکہ چلتا نہین ہی درم

مان

وگرا ... عیان

۹۹ه

برّیدن ز یاران خلافِ وفاست

نہین جنکے دلمین وفا کا نشان | وہ شرمندہ یاروںسے رہتے ہین یان
سُبک ہین وہ نزدیک پیر و جوان | جو چاہے بزرگی تو ای مہربان

۱۰۰ه

مگردان ز کوئی وفا روئے دل
کہ در روئی جانان نباشی خجل

ترے دوست جتنے ہین اور غمگسار | تو آزردہ اونکو نہ کر زینہار
ستمگر نہین ہوتے الفت شعار | جو کی ہی محبّت تو ای دوستدار

۱۰۱ه

ز راہ وفا گر نہ پیچی عنان
شوی دوست اندر دلِ دشمنان

جو ثابت قدم دوستی مین رہے | دل اپنا وفا مین اُنھون نے دئے
محبت کی تو بھی اگر چاہیئے | تو کیجو نہ ترکِ وفا کس لئے

۱۰۲ه

بود بیوفائی سرشتِ زنان
میاموز کردارِ زشتِ زنان

۹۹ه
قطع محبت نہین ہی بھلا ... جدا ہونا ہی دوستون سے برا

۱۰۰ه
... سے وفا سے پھیر رو دل
... یار سے پاس نہ ہو تو خجل

۱۰۱ه
... راہِ وفا سے نہ پھیر اوعنان
... دوست ہو دشمنون میں ... یہان

۱۰۲ه
... عورات کی ہی بیوفائی کی خو
... بات کو تو ہی ... سیکھ تو

| | |
|---|---|
| جو رہتے ہین طاعت مین شام و سحر | انھین کو ہی عز و شرف بیشتر |
| کہاتے ہین عالم مین روشن گہر | بہت سچ ہی جو کہہ گیا نکتہ ور |

۱۰۳

کسی را که اقبال باشد غلام
بود میل خاطر بطاعت مدام

در صفت طاعت

| | |
|---|---|
| جو مشغول طاعت مین لیل و نہار | بڑی اونکی عزت ہی اور افتخار |
| بزرگی مین نام اُنکا ہی یادگار | یقین ہی یہی بات ای باوقار |

۱۰۴

اگر بندی از بہر طاعت میان
کشاید در دولت جاودان

| | |
|---|---|
| جو رکھتے ہین طاعت کا چہرہ پہ نور | خجل مہر ہوتا ہی اُنکے حضور |
| جو چاہے کہ ہو تیرگی دل سے دور | تو اسکو سمجھہ رکھہ تو ای باشعور |

۱۰۶

ز طاعت بود روشنائی جان
که روشن ز خورشید باشد جہان

شعر

| | |
|---|---|
| [illegible] | صبح انکا رہتا ہی عالم تمام |
| بھلا انکو کہتے ہین سب خاص و عام | یہہ خوبی عیان ہی تو پھر صبح و شام |

شعر

نشاید سر از بندگی تافتن
که دولت بطاعت توان یافتن

| | |
|---|---|
| جو طاعت سے دلکو لگاتے ہین یہان | سعید انکو کہتے ہین اہل جہان |
| انھین مین تو روشندلی کی ہی شان | جو دیکھا تو عالم مین انکی مہربان |

شعر

سعادت ز طاعت میسر شود
دل از نور طاعت منور شود

| | |
|---|---|
| جو کرتے ہین طاعت یہان اختیار | شب و روز رکھتے ہین طاعت سے کار |
| وہی ہین ہنرمند اور بختیار | اسی پہ نظر کرلے اے ہوشیار |

شعر

ز طاعت نہ پیچد خردمند سر
که بالای طاعت نباشد ہنر

ہوئے
جو چاہے

عبر
نظیر

۱۱۱

در ایوانِ طاعت سپیده باش

| | |
|---|---|
| جنھین حق پرستی ہی یہان بیشتر<br>صفت انکی ہوتی ہی شام و سحر | بڑے وہ تونگر ہین اور بخت ور<br>دلا تو بھی اسکو یقین جان کر |

۱۱۲

اگر حق پرستی کنی اختیار
شود خلق دنیا ترا دوستدار

در صفت عبادت

| | |
|---|---|
| جو رکھتے ہین یہان دولتِ اتقا<br>ملی ہی سعادت انھین بر ملا | دل اونکا ہی پاکیزگی سے بھرا<br>بھلا اپنا چاہے تو اے باصفا |

۱۱۳

ز تقوی چراغِ روان برفروز
کہ چون نیکبختان شوی نیک روز

| | |
|---|---|
| جو پڑھتے ہین خالق کی لیے نماز<br>جو چاہے کہ ہو جائے تو سرفراز | ملی ہی انھین عزت و امتیاز<br>تو دایم جہان مین بہ عجز و نیاز |

۱۱۴

نماز از سرِ صدق بر پای دار
کہ حاصل کنی دولتِ پایدار

ہانہین

۱۱۱ تو خالق کی پرستش عبادت میں رہ
سپیدہ یعنی ایوان طاعت میں رہ

۱۱۲ پرستش کرے تو جو ہر آن کر
تو ہو ملک و دولت کا تو بادشاہ

۱۱۳ دیا جان کا روشن تو پرہیز سے کر
نیک بختون کی مانند ہو نیک تر

۱۱۴ اور اصدق سے کر نماز ادا
کہ تجھکو ملے دولت جاودان
کریگا

نہیں ... ام کوئی بہتر — تو دامن کو اس سے آلودہ کر
تجھے اس سے لازم ہے کہ نا خدا — اسیکو یقین جان آنکھا بہرہ ور

اگر دور ... ی از فسق و فجور
نباشی ز ملزا ز فردوس دور
١١٥

جو سمجھے شریعت کی باتین بجا — کرے پیروی آنکی دل سے سدا
نظیر اوسکو محشر مین خطرہ ہے کیا — سخن ہے یہ اہلِ خرد نے کہا

کسی را که از شرع باشد شعار
نترسد ز آسیب روزِ شمار
١١٦

جسے لوگ کہتے ہین عصیان یہان — نہین کچھ بھلائی کا اسمین نشان
جو خوشنودیِ خالقِ دوجہان — تجھے چاہئے ہے یہان اور وہان

عصیان در مذمت

دلا عزمِ عصیان مکن زینہار
که فردا نباشی زحق شرمسار
١١٧

جو ہوتے ہین دنیا مین عصیان شعار — وہی کھینچتے ہین ندامت کی بار
اگر ہے تو کچھ عاقل و ہوشیار — تو اسکو یقین جان ای غمگسار

ز عصیان کند ہوشمند احتراز
که از آب باشد شکر را گداز
١١٨

که پنهان شو ۱۱۹

تجھے ربط عصیان مناسب نہین
عذابِ جہنم سے ہو سے ہمگین

سمجھ دشمن اپنا تو اسکے تئین
وگرنہ یہی جان ای ہمنشین

اگر وبر نیاید ز عصیان دلت ۱۲۰
بود اسفل السافلین منزلت

جسے نفس امارہ کہتے ہین یہان
نہ دے ہاتھ مین اسکے دل کی عنان

وہی دشمن دین و ایمان میان
جو دیکھا تو آخر یقین اسکو جان

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود ۱۲۱
شب و روز در بند عصیان بود

جو ہی عقل و دانش سے کچھ بہرہ ور
جو شیطان کہے وہ تو ہرگز نکر

طریقت کا ڈھونڈے ہی وہ راہبر
سمجھ اس سخن کو تو ای سیمبر

کسی را کہ شیطان بود پیشوا ۱۲۲
کجا باز گردد براہِ خدا

---

... از آفتاب ۱۲۰ گنہ کو چھوڑ ... گر دل ... تو بیشک جہنم مین تو جائیگا

۱۲۱ دلا جو کہ فرمان شیطان مین ہی تو وہ رات دن بند عصیان مین ہی

۱۲۲ کسیکا ہوا دیو گر رہنما وہ راہ خدا مین کب آوے بھلا ...

ہونگے ہزاران و گناہ
پہ تو کرے نگاہ

۱۲۳

بسیلابِ فعلِ بد و نا صواب

جو رہتے ہین پرہیزگار یہین یہان
مُصفّا دل انکا مُطہّر مکان

وہ ہوتے ہین پاکیزگی مین عیان
تجھے بھی یہہ لازم ہے ایمہربان

۱۲۴

سر از جیب پرہیزگاری برآر
کہ جنت بود جای پرہیزگار

بڑے ہی جنھین معرفت کا نشان
سدا شکر سے کام رکھتے ہین یہان

وہ بن شکر رہتے نہین یکزمان
اگر ہی تو عاقل یہہ تحقیق جان

در فضیلت شکر

۱۲۵

کسی را کہ باشد دل حق شناس
نشاید کہ بندد زبانِ سپاس

جو چاہے کہ افزون ہو کچھ عز و جاہ
جو ہوگی تجھے شکر کی دل سے چاہ

تو رکھ شکر کر نیکی یہان رسم و راہ
تو اسکو یقین جان ای نیک خواہ

۱۲۶

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
ترا فتح از در درآید ز شکر

| | |
|---|---|
| ... جہان شکر پروردگار | وہ خوشحال رہتے ... نہار |
| ملی ہے ... ت پائیدار | یہہ تحقیق باتین ہین ای ہوشیار |

۱۲۷

شکر ایزد نہ بندی ہی زبان
بدست آوری دولت جاودان

| | |
|---|---|
| تجھے شکر کرنے سے ہی افتخار | تجھے شکر کرنے سے ہی اعتبار |
| کہ شکر آب ہی تو شجر میوہ دار | تامل کر اور غور ای ہوشیار |

۱۲۸

ز شکر جہان آفرین سر متاب
کہ در باغ دین شکر او ہست آب

| | |
|---|---|
| جو کرتے ہین یہان شکر شام و سحر | فزون نعمت انکی ہی اور سیم و زر |
| اگر دولت و بخت کا کچھ اثر | تجھے دیکھنا ہی تو ای بہرہ ور |

۱۲۹

زیادت کند شکر جاہ و جلال
زیادت کند شکر مال و منال

| | |
|---|---|
| جو ہین رتبۂ شکر کے قدردان | نہین شکر سے چپ وہ رکھتے زبان |
| کیا کرتے ہین دم بدم شکر یہان | تجھے بھی یہہ لازم ہی ای مہربان |

۱۳۰

نفس جز بشکر خدا بر میار
کہ واجب بود شکر پروردگار

نہ کر شکر سے بند اپنی زبان
کہ تجھکو ملی نعمت دو جہان

زیادہ کرے ہے شکر حشمت کو تیری
زیادہ کرے ہے شکر دولت کو تیری

بجز شکر حق کے نہ تو دم نکال
یہی لازم تجھکو شکر ایزد تعالیٰ

جو کچھ ... نا جھکو بخشی ہین یہان
کریگا تو کس کس کا شکر آئمیان

وہ ہین بیشمار اور تیری یک زبان
جو شاکر ہی تو اسکو تحقیق جان

۱۳۱
اگر شکر حق تا بروز شمار
گذاری نباشد یکی از ہزار

ندے شکر سے تو بھی لب کو قرار
نظر اس سخن کو تو کر اعتبار

زبان کو ملا شکر مین بار بار
ادا گرچہ تجھ سے نہو زینہار

۱۳۲
ولی گفتن شکر اولی ترست
کہ اسلام را شکر او زیورست

صبوری کی دولت بڑی ہی میان
ہر ایک وقت خوشدل ہین اور شادمان

جنھین ہی وہ رکھتے ہین آرام جان
صبوری کی کیا کیا کہون خوبیان

در صفت صبر

۱۳۳
دلا گر صبوری کنی اختیار
(اے صبر) بدست آوری دولت پایدار

صبوری مین ہی اسقدر مرتبا
نہین لکھی جاتی ہی اسکی ثنا

کہ ہی صابرونکے دلونپر کھلا
غرض یہہ سخن سن تو ای پارسا

۱۳۴
صبوری بود کار پیغمبران
نہ پیچند زین روی دین پروران

| | |
|---|---|
| ... کہ رہ مین تو رکھکر قدم<br>نہ آے د... من کچھ درد و غم | نہ ...<br>یقین ... ہات مین ... |

۱۳۵ ... ترا کامگاری دہد
زر ... بارستگاری دہد

| | |
|---|---|
| صبوری جو کرتے ہین یہان صبح و شام<br>ملے ہین اُنھین رتبۂ احترام | تو اُسکے صبوری سے جاری ہین کام<br>یقین کر یہی باتسا ی نیکنام |

۱۳۶ صبوری کشاید در کام جان
کہ جز صابری نیست مفتاح آن

| | |
|---|---|
| صبوری کریگا جو دل سے یہان<br>نہ گھبرا کسی کام مین میری جان | تو ہوگی تری خوبی اُسمین بیان<br>نصیحت پہ سعدی کے رہ جاودان |

۱۳۷ صبوری کنی گر ترا دین بود
کہ تعجیل کاری شیاطین بود

| | |
|---|---|
| جو کچھ ہی تجھے مقصد و مدعا<br>بر آنے مین اوسکے میان غم نکھا | نہین گروہ جلدی سے ہوتا روا<br>یقین جان اسکو تو ای دلربا |

۱۳۸ صبوری کلید در آرزوست
کشانیدہ کشور آرزوست

۱۳۵ شکیبائی تجھکو کرے کامیاب
رہائی دے رنج و بلا سے شتاب

۱۳۶ در مقصد جان کر صبر وا
کہ کنجی نہین اور اسکے سوا

۱۳۷ تو کر صبر گر پاس ہے دین کا
کہ ہی کام جلدی شیاطین کا

۱۳۸ در آرزو صبر سے جائے کھل
تمنائے دل اُس سے حاصل ہو کل
صبوری

[illegible] ن
[illegible] ن

تجھے رنج دل اس سے ہی ہزار ہان
اسیکو یقین دلمین رکھ جاودان

ع ۱۳۹

صبوری بر آرد مرادِ دلت
کہ از عالمان حل شود مشکلت

اگر ہی تو دامِ الم مین اسیر
نہ لا رنج دل مین قلیل و کثیر

وگر ہی طبع تیری کلفت پذیر
کہا ہی بزرگون نے یون اے نظیر

ع ۱۴۰

صبوری بہر حال اولی بود
کہ در ضمن آن چند معنی بود

مئے عشق ہی وہ نشاط التیام
انھین کو ہی ذرات عیشِ مدام

کہ اسکا نشا ہی جنھین صبح و شام
تو بس جلد لیکر صراحی و جام

ع ۱۴۱

در صفت عشق

بدہ ساقیا آب آتش لباس
کہ مستی کند اہلِ دل التماس

وہ مے جس سے ہی چشم دلکو نگاہ
وہ ہی جانِ عشاق بے اشتباہ

نہ کیونکر ہو سو جان سے اسکی چاہ
بہار اسکی کیا کیا کہون واہ واہ

ع ۱۴۲

مئے لعل در ساغرِ زرنگار
بود روح پرور چو لعلِ نگار

| | |
|---|---|
| ... ذوق ہی یہان مئی عشق کا<br>چہرہ ... شہ کا انکو نشا | عجب اُنکے دلکو ... ملیا مزا<br>تو کیفیت اُسکی کہون اب مین کیا |

۱۴۳

... شوق ارباب عشق
خوش ... وف اصحاب عشق

| | |
|---|---|
| جو عشاق ہین اُنسے منکر حجاب<br>دل اونکا جو کرتا ہی مست و خراب | انھین لطف سے اپنے کر کامیاب<br>تو لا ساقیا بھر کے جام شراب |

۱۴۴

شرابی چو لعل روان بخش یار
شرابی مصفا چو روی نگار

| | |
|---|---|
| جو ہی عاشقونکو غم جان گزا<br>جو چاہے خمار اُنسے ہووے جدا | تجھے اُسکی لازم ہی کرنی دوا<br>تو جلدی سے ای ساقی دلربا |

۱۴۵

بیار آن شرابی چو آب حیات
کہ یابد ز بویش دل از غم نجات

| | |
|---|---|
| وہ سرخی جو آنکھونمین لہرا رہی<br>کبھی سرخوشی اور کبھی بیدلی | عجب مشعل عشق روشن ہوئی<br>کہون کیا مین اِسکے سوا اُسگھڑی |

۱۴۶

خوشا مئی پرستی ز صاحبدلان
خوشا ذوق مستی ز اہل دلان

زہے ... شوق عشاق کی
زہے لذت ذوق عشاق کی

کیا جس نے دل دوستی پر فدا
رہا ملتجی جلوۂ یار کا

قدم راہِ الفت مین اپنا رکھا
صفت اُسکی یارو کہون اور کیا

۱۴۷

خوشا دل کہ دارد تمنائی دوست
خوشا دل کہ دربند سودائی اوست

جو مشتاقِ نظّارۂ یار ہی
اوسے کب کسی سے بیان کار ہی

اُسیکو محبت سزاوار ہی
نظیر اُسکے لب پر یہہ ہر بار ہی

۱۴۸

خوشا دلِ کہ شیدا ست بر روی دوست
خوشا دل کہ شد منزلش کوئی دوست

جو رکھتے ہین یہان راستی مین کمال
دل انکا چمکتا ہی اختر مثال

وہی فی الحقیقت ہین فرخندہ فال
اُنھین نیک باتو نپہ کرکے خیال

در صفت راستی

۱۴۹

دلا گر کنی راستی اختیار
شود دولتت ہمدم و بختیار

جو رکھتے ہین یہان راستی کا اثر
اِسی حسن و خوبی پہ کرکے نظر

بزرگی مین ہوتے ہین وہ نامور
کہا شیخ سعدیؒ نے ای پُر ہنر

۱۵۰

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
کہ از راستی نام گردد بلند

من یہان کا

دہن و | شہ گلاب | جو پوچھے تو سن اسی فراست مآب

۱۵۱

در جہان کار نیست
که در سی خار نیست

جو رکھتے ہین یہان راستی کا شعار
وہ ہوتے ہین مقبولِ پروردگار

اُنھین کا ہی عالم مین عزّ و وقار
سمجھ کر یہی بات اَی کامگار

۱۵۲

دم از راستی گر زنی صبح وار
ز تاریکیِ جہل گیری کنار

جنھین راستی کی خوش آئی ہی طیب
جو نا راستی کے ہوا عنقریب

وہ ہین گلشنِ صدق کے عندلیب
سمجھ اسکا انجام ای خوش نصیب

۱۵۳

کسی را که نا راستی گشت کار
کجا روز محشر شود رستگار

جو رکھتے ہین یہان راستی پر نگاہ
بزرگی سے ہوتا ہی اُنکا نباہ

اُنھین کی بہت لوگ کرتے ہین چاہ
جو ہی تو عقیل اور دانش پناہ

۱۵۴

مزن دم بجز راستی زینہار
که دارد فضیلت یمین بر یسار

مرہ ایضاً

۱۵۱
بھلا سچ جگ مین نہین کچھ کام
نہین خار کا اس چمن بیچ نام

۱۵۲
جو مارے دم راستی صبح سا
کرو ظلمتِ جہل سے بچ رہے

۱۵۳
ہوا جھوٹ کہنے کا جسکا شعار
وہ کب ہووے قیامت کے دن رستگار

۱۵۴
کبھی راستی کے سوا دم نمار
فضیلت ہے یمین کو ہی یسار
نہین

| | | |
|---|---|---|
| یہاں اور وہاں ہوں دیت سیز | | تو سب کی نگاہ ہو نہیں ہو گا حقیر<br>اِسیکو یقین دل مین کر ای نظیر |
| | زنا راستی نیست کار بتر<br>کز و گم شود نام نیک ای پسر | ۱۵۵ |
| جسے جھوٹ کہتے ہین اہل جہان<br>خرد کی ضیا کو ہی کرتا نہان | | وہ سینے کی ہی تیرگی کا نشان<br>نہین یاد کیا قول دانشوران |
| | کسی را کہ گردد زبان دروغ<br>چراغِ دلش را نباشد فروغ | ۱۵۶ |
| کریگا جو تو جھوٹ کو اختیار<br>کریگا نہ کوئی تیرا اعتبار | | طبیعت رہیگی الم سے فگار<br>یقین جان لے اسکو ای ہوشیار |
| | ترا شرمساری نماید دروغ<br>بکاذب درِ غم کشاید دروغ (شرمندگی) | ۱۵۷ |
| اگر جھوٹ بولیگا تو ہر زمان<br>کرینگے حذر تجھسے اہلِ جہان | | تو ہوگا خجل سب مین تو ای میان<br>یہی بات دلمین یقین کر میان |
| | ز کذاب گیرد خردمند عار<br>کہ اورا نیارد کسی در شمار (ننگ) | ۱۵۸ |

| | |
|---|---|
| ... نہی کچھ شادمان | اُسے خوار کرتا ہے پھر ہر زمان |
| سراسر ... مبان | اگر اعتبار اپنا چاہے تو یہان |

۱۵۹ه
در ... رمگو زنہار
کہ کاذب بو ... با اعتبار

| | |
|---|---|
| جسے جھوٹ ہوتا ہے یہان دلپذیر | وہ ہوتا ہے یہان منفعل اور حقیر |
| نہین اسکی توقیر کرتے کبیر | جو دیکھا تو سچ ہی یہان بے نظیر |

۱۶۰ه
دروغ آدمی راکند شرمسار
دروغ آدمی راکند بیوقار

| | |
|---|---|
| جہان مین نئے رنگ کی ہی چلن | عیان ہے عجب طرز کی انجمن |
| تجھے دیکھنا ہے جو طور زمن | تو چشم تامل سے لئے یار من |

۱۶۱ه
نگہ کن برین گنبد زرنگار
کہ سقفش بود بی ستون استوار

در صفت حقانی

| | |
|---|---|
| کہین باغ و بستان کہین ریگستان | کہین کوہ و صحرا کہین بحر و کان |
| کہین ہے بہار اور کہین ہے خزان | انہین دیکھکر پھر تو آئی مہربان |

۱۶۲ه
سراپردۂ چرخ گردندہ بین
در و شمعہاے فروزندہ بین

۱۵۹ه
نہ جھوٹ آئی یار زینہار
کہ جھوٹا ہے سے خوار و بے اعتبار

۱۶۰ه
کہ ہے سچ جھوٹ نہان کو شرمگین
کہ جھوٹا کسی جا توقیر نہین

۱۶۱ه
ذرا دیکھ اس قصر عالی کو یار
کہ بن تھونی چھت اسکی ہے استوار

۱۶۲ه
تو یہ خیمہ فلک کے دیکھ اور کبھی
چراغونکا جلوہ کر اسمین نظر
نگہبان

| | |
|---|---|
| تأمل ذرا کر تو پھر او رمین<br>جو دیکھا تو ٹھہرا یہی غور مین | ہر اک وضع مین اور ہر اک طور مین<br>کہ کیا کیا ہین یہ نقشے عیان دور مین |

۱۶۳

یکی پاسبان و یکی بادشاہ
یکی دادخواہ و یکے تاج خواہ

| | |
|---|---|
| کہین عیش و عشرت کی تیاریان<br>کہین رنج و غم کی گرفتاریان | نشاط و طرب کی ہواداریان<br>غرض ہین عجب کچھ نمو داریان |

۱۶۴

یکی شادمان و یکی دردمند
یکی کامران و یکے مستمند

| | |
|---|---|
| کہین بیکسی اور کہین دستگاہ<br>پڑے کیون نہ حیرت مین جا کر نگاہ | کہین بیوقاری کہین عز و جاہ<br>غرض کچھ عجب یہانکی ہی رسم و راہ |

۱۶۵

یکی بر حصیر و یکی بر سریر
یکی در پلاس و یکی در حریر

| | |
|---|---|
| کہین سختی و رنج سے ہائے ہی<br>کہین محفل عیش پیرائے ہی | کہین درد و اندوہ سے وائے ہی<br>عجائب تماشے کی یہہ جائے ہی |

۱۶۶

یکی را غنا و یکی را غنا
یکی را بقا و یکی را فنا

خوبی کا ... (حاشیہ: قلمی حواشی، ناخوانا)

| | |
|---|---|
| کہین [illegible] اور کہین گنج و زر | کہین خاموشی اور کہین شور و شر |
| کہین [illegible] شادتر | نئی طرح کا یہان کا دیکھا اثر |

۱۶۷

یکے [illegible] یکے مال دار
یکے [illegible] راد و یکے کامگار

| | |
|---|---|
| کہین صبح عشرت کہین شام غم | کہین خرمی اور کہین ہی الم |
| کہین مہربانی کہین ہی ستم | جہان مین جہان دیکھو یہہ ہی بہم |

۱۶۸

یکی در تنعم یکی در عذاب
یکی در مشقت یکی کامیاب

| | |
|---|---|
| کہین شادمانی کہین غم کشی | کہین کہنگی اور کہین تازگی |
| کہین دلکی قوت کہین سستی | غرض کچھ عجب طرز ہی یہانکی بہی |

۱۶۹

یکی تندرست و یکی ناتوان
یکی سالخورد و یکی نوجوان

| | |
|---|---|
| کہین نرم و ضعی کی چلتے ہین راہ | کہین سخت گوئی کہین مہر و چاہ |
| کہین لطف ہی اور کہین ظلم و آہ | عجب ڈھب کی دیکھی ہی یہہ بارگاہ |

۱۷۰

یکی نیک خلق و یکی تندخوئی
یکی بردبار و یکی جنگ جوئی

۱۶۶ کوئی ہی گدا اور کوئی مالدار
کوئی بے نصیب اور کوئی بختیار

۱۶۸ کسیکو ہی نعمت کسیکو عذاب
کوئی رنج مین ہی کوئی کامیاب

۱۶۹ کوئی ہی قوی اور کوئی ناتوان
کوئی ہی بڈھا کوئی نوجوان

۱۷۰ کوئی [illegible] کوئی [illegible]
کسی مین تحمل کوئی ترش رو

کہین

کہین ہی ہدایت کہین گمرہی — کہین راستی اور کہین کجروی
کہین پارسائی کہین مے کشی — جہان مین عجب دھوم ہی مچ رہی

یکی در صواب و یکی در خطا
یکی در دعا و یکے در دغا

کہین ہی نشاط و طرب ہر زمان — بہار چمن نغمۂ بلبلان
کہین کلفت دل ہی رنج پر عیان — کہانتک کہون یہانکی نیرنگیان

یکی در گلستان راحت مقیم
یکی با غم و رنج و محنت ندیم

کہین بادہ عیش ہی موج زن — پریزاد بیٹھے ہین نازک بدن
کہین رنج و غم سے لگی ہی لگن — غرض کچھ عجب ڈھب کی ہی انجمن

یکی را فروزندہ شمع طرب
یکی را ز غم روز روشن چو شب

کہین شادمانی کے ہین کاروبار — عیان سیم و زر کے ہین نقش و نگار
کہین درد و غم سے ہی خاطر فگار — عجب طرز کی ہی چلن آشکار

یکی را برون رفتہ ز اندازہ مال
یکی در غم نان و خرج عیال

| | |
|---|---|
| کہین [illegible]گی کے نشان | خوشی خرمی تھتہے خوبیان |
| کہین [illegible]یان | عجب ڈھب کا ہی کچھ یہہ رنگ جہان |

شاہ

یکی [illegible]می خندہ زن

یکی را دل از زردہ خاطر حزن (غمگین)

| | |
|---|---|
| کہین عز و اجلال ہی بیشمار | نمایان ہی باغ چمن کی بہار |
| کہین قید غم سے ہی دلے اغیار | جہان مین عجب رنگ ہی اشکار |

شاہ

یکی بر سریر جلالت امیر (بزرگی سردار)

یکی در کمند حوادث اسیر

| | |
|---|---|
| کہین پارسائی کا اقبال ہی | عبادت سے ہر ایک خوشحال ہی |
| کہین طبع عصیان کے دنبال ہی | غرض کچھ عجب یہان کا احوال ہی |

شاہ

یکی بستہ از بہر طاعت کمر

یکی در گنہ بردہ عمری بسر

| | |
|---|---|
| کہین راہ و رسم مناجات ہی | تلاوت سے تقوی ہی طاعات ہی |
| کہین بادہ و بنگ ذرات ہی | غرض کچھ عجب طور کی بات ہی |

شاہ

یکی را شب و روز مصحف بدست

یکی خفتہ در کنج میخانہ مست

خوشی سے کوئی گل سا خندان ہے
کوئی درد سے دل کے نالان ہے

کوئی صاحب تخت و حشمت ہوا
کوئی دام مین ہی بلا کے پھنسا

کمر باندھے ہی کوئی بہر خدا
بہر جرم مین عمر کوئی لے گیا

کسی سے نہ ایک پل قرآن چھٹا
کوئی مست میخانہ مین ہی پڑا

کوئی

| | |
|---|---|
| کہین علم کا ہو رہا ہی کمال | معانی کی ہی بحث او رقیل وقال |
| کہین ہی جہالت کا دلمین خیال | عجب رنگ کی ہی یہان چال ڈھال |

| | | |
|---|---|---|
| اقبال و ادبار | یکے عالم و مقبل و ہوشیار<br>یکے جاہل و مدبر و شرمسار | ۱۷۹ھ |

| | |
|---|---|
| کہین تو شریعت کے اقرار ہین | مسایل کے ہر لحظہ تکرار ہین |
| کہین منکری مین گرفتار ہین | عجب رنگ پر یہان کے اطوار ہین |

| | | |
|---|---|---|
| استواری | یکے بر در شرع مسمار وار<br>یکے در رہِ کفر زنار دار | ۱۸۰ھ |

| | |
|---|---|
| کہین خواہشِ مرشدِ رہنما | کہ ارشاد لاوین سب اُسکی بجا |
| کہین فاجری مرتدی ہی بپا | غرض یہان عجب رنگ ہی مچ رہا |

| | | |
|---|---|---|
| | یکی نیک کردار و نیک اعتقاد<br>یکی غرق در بحرِ فسق و فساد | ۱۸۱ھ |

| | |
|---|---|
| کہین زور و قوت مین ہین استوار | جہادو نکے ہوتے ہین فن آشکار |
| کہین چھپتے پھرتے ہین ہیبت شعار | عجب طرح کا یہان کا ہی کاروبار |

| | | |
|---|---|---|
| | یکی غازی و چابک و پہلوان<br>یکی بزدل و سست و ترسندہ جان | ۱۸۲ھ |

| | |
|---|---|
| ...یان سے ہین نیکنام | حسابو نہین لکھتے ہین دینار و دام |
| ...اور کلام | عجب طور کا یہانکا ہی انتظام |

کہیر ۱۸۳

...اہل دانش ضمیر
یعنی ۱۸۳ ...ہاش دبیر

| | |
|---|---|
| زمانہ مین ہین یہہ بھی نیرنگ ... | کہین کچھ ہی ظاہر کہین کچھ عیان |
| انھین دیکھکر ہو نہ غافل میان | جو بھولا تو بھولا مگر مہربان |

ازین پس مکن تکیہ بر روزگار
۱۸۴ کہ ناگہ زجانت برآرد دمار

مخطوطات درمنبع امیدانہ

| | |
|---|---|
| جو حشمت ترے پاس ہی بیشمار | تو اسکا بھروسا نہ کر زینہار |
| نہین اُسکے رہنے کا کچھ اعتبار | اگر ہی تجھے عقل ای ہوشیار |

مکن تکیہ بر مُلک جاہ و حشم
۱۸۵ (یعنی دولت ۱۲) کہ پیش از تو بودست بعد از تو ہم

| | |
|---|---|
| اگر ہی جہان مین تو دارا نشان | سپہ بھی بہت ہی ترے ہمعنان |
| اگر ہی تو دانشور و کامران | نہو اسپہ نازان تو ای مہربان |

مکن تکیہ بر لشکر بیعدد
۱۸۶ کہ شاید زنصرت نیابی مدد

کوئی عاقل و اہل دانش ضمیر
کوئی چھپا پوشیدہ ظاہر دبیر ۱۸۳

جہان پر نہ کر تکیہ تو ...
کہ ہو ویگی تیری جان ہلاک ایکبار ۱۸۴

نہ کر تکیہ زر اور ملک پر کبھی
کہ آگے بھی تھا تجھسے اور بعد بھی ۱۸۵

نہ بھول اُسپہ گو فوج ہی بیشمار
کہ ممکن ہی نصرت نہو تیری یار
نہ غافل ۱۸۶

بہ ہرگز بھروسا تو اُسکا نکر
عجب کہہ گیا سعدی نکتہ ور

ہی بد بشتر
دم مین اِدھر اُدھر سے

مکن تکیہ بر مُلک و فرماں دہی
کہ ناگہ چو فرمان رسد جاں دہی

۱۸۷ شعر

اگر تجھہ کو شوکت سے ہی احترام
جو کچھ عقل سے تجھکو رہنا ہی کام

کہ مغرور اسپر نہو صبح و شام
تو زنہار ای صاحب احتشام

مکن شادمانی بجاہ و جلال
کہ بیخوف و نقصان نباشد کمال

۱۸۸ شعر

جہان مین اگر ہی تو کشورستان
نہو اسپہ مغرور ہرگز میان

سب اسباب دولت کا ہی بے بیان
اگر ہی تو والاشکوہ اہلِ شان

مکن تکیہ بر مُلک و تاج و لوا
کہ ناگہ در آید سیاہ بلا

۱۸۹ شعر

جو آگے تھے یہان صاحب زیب و فر
نہین استقامت کا اسکا اثر

کہان ہین وہ اب دلمین تک غور کر
تھے اگلے زمانے مین بھی جلوہ گر

بسا پادشاہانِ سلطان نشان
بسا پہلوانانِ کشورستان

۱۹۰ شعر

یہاں تک ہی تھی جب آئی میان
بہار و ... خزان
کہ رہتا نہیں
یہی چار دن کی ...

۱۹۱
بسا نازنینان خورشید خد
بسا ماہرویان [illegible] قد

عجب زیب و زینت سے تھے بہترین
کوئی مہروش اور کوئی نازنین
یہاں تے تھے محبوب اور نازنین
اسیطرح تھے زیب روئے زمین

۱۹۲
بسا خوبرویانِ نو خاستہ
بسا نوعروسانِ آراستہ
نوجوان ۱۷

ہیں اب جسطرح گلبدن نوجوان
یہی دلفریبی یہی شوخیان
اسیطور آگے بھی تھے دلستان
بصد ناز و انداز رہتے تھے یہان

۱۹۳
بسا نامدار و بسا کامگار
بسا سرو قد و بسا گلعذار

وہ ایسا ہی رکھتے تھے حسن و جمال
بہت خوشنما اور شیرین مقال
کہ تھے گلشن ناز کے نونہال
کہوں کیا ہوا انکا انجام حال

۱۹۴
کہ کردند پیراہن عمر چاک
کشیدند سر در گریبان خاک
لغت نمبر ۱۲

دہ ... صنم
...نا اور طرز ستم

کہ تھے دام دل جنکی زلفوں کے خم
کرون کیا بیان اپنی با چشم نم

جہان خرمن عمر شان شد بباد
کہ ہرگز کسی زان نشانی نداد

١٩٥

جہان مین عیان ہی یہی کاروبار
زمانے کا ہرگز نہین اعتبار

تو غفلت مین [illegible] ہو شرمسار
جو کچھہ عقل ہی تجھہ کو تو زنہار

منہ دل برین منزل جاودان
کہ دروی نہ بینی دلی شادمان

١٩٦

جو دل کو لگاویگا غفلت سے یہان
اگرچہ دل آویز ہی یہہ مکان

رہیگا الم مین بشور و فغان
نہین رہنے کا تو یہان جاودان

منہ دل برین کاخ خرم بہا
کہ می بارد از آسمان صد بلا

١٩٧

[illegible] جو غفلت مین یہان مبتلا
[illegible] کھینچیگا اِسکے سوا

وہ پاویگا ہر لحظہ رنج و عنا
اگر ہی تجھے عقل و فہم رسا

منہ دل برین دیر کہنہ خراب
کہ خالی نباشد ز رنج و عذاب

١٩٨

جو غفلت میں لین ہنی جاتی ہیر
لگینگے طبیعت مین کلفت کے تیر

مندل برین دیر نا پائیدار
ز سعدی ہمین یک سخن یادگار

طبع ہوا فقط